صوفی کرم داد نقیبیؒ
آف چکوال

بسم الله الرحمن الرحيم

سابقہ فوجی ( نائب رسالدار ہیڈ کلرک آرمڈ کور )

نام کتاب ——— بابِ کرم

اشاعتِ اوّل ——— جنوری ۹۵ء

مصنف ——— صوفی کرم داد نقیبی

طابع ——— ایس۔ٹی پرنٹرز

قیمت ——— ۷۵ روپے

تعداد ——— ۵۰۰

کتابت ——— محمد اشرف نظامی



ملنے کا پتہ

صوفی کرم داد نقیبی، لنگاہ ڈاکخانہ خاص تحصیل وضلع چکوال

ہمارا خدا وہ ہے جو ہمیں یا کسی کو بھی نظر نہیں آتا لیکن وہ ہر جگہ موجود ہے
وہ ہر شے اور پوری کائنات پر محیط ہے، وہی ہر جاندار کو رزق پہنچاتا ہے۔
اس کی ایما پر ہوائیں چلتی ہیں۔ سورج چاند طلوع ہوتے ہیں، بیج نشوونما
پا کے زمیں سے پودے کی شکل میں ابھرتا ہے۔ اور وہی ہے جو ان پودوں کو بڑھاتا
ہے ان سے پھل پھول پیدا کرتا ہے اس کے حکم سے انسان پیدا ہوتا ہے اور مرتا
ہے اس کی کوئی شکل نہیں لیکن وہ ہر شکل میں موجود ہے اللہ آسمانوں اور زمین
کا نور ہے وہ اپنے نور کی طرف جس کی چاہتا ہے راہنمائی فرماتا ہے اسی باری تعالیٰ
نے مجھے عین شباب کے عالم میں باطنی دنیا میں اتار دیا جبکہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء
مجھے حضرت الحاج خواجہ فقیر صوفی محمد نقیب اللہ شاہ قادری، سہروردی،
ابوالعلائی، نقشبندی، مجددی، چشتی، صابری، نظامی، جہانگیری نے شیخ
الشیوخ میراں محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی کے طریقہ قادری، ابوالعلائی،
جہانگیری میں بیعت اور داخل کیا۔

اس کے بعد میں نے ایسی شاہراہ پر سفر کرنا شروع کر دیا جو بہت
دشوار اور مشکل تھی۔ لیکن اپنے پیرو مرشد کی راہبری سے راہ ہموار اور سہل
ہوتی گئی۔ اپنی ذات اور باطن میں سفر کرنے والوں کی صحبتیں لگاتار نصیب

ہوتی رہیں تب میں نے اپنے اندر جھانکا تو مجھے یہ دنیا اور کائنات اکبر نظر آئے۔ مجھ پہ اپنے پیر و مرشد نے کڑی نظر ہمیشہ رکھی باطنی اور روحانی علم سے خوب نوازتے رہے۔ میری مدرسے کی تعلیم تو صرف میٹرک تک تھی۔

۱۹۵۸ء سے ۱۹۸۰ء تک فوجی خدمات بھی سرانجام دیں۔ ابتدائی عمر قصبہ لنگاہ ضلع چکوال میں گزری۔ بچپن ہی سے میرا ذہن شاعرانہ تھا لیکن حقیقی شوق کا تجسس اس وقت ابھرا جب کہ مجھے اپنے مرشد پاک نے اپنے حلقۂ ارادت میں منسلک کیا۔ اس کے بعد بیشمار ایسے حضرات کی مجلسیں نصیب ہوتی رہیں جنہوں نے اپنی زندگی میں ہمیشہ نفس اور شیطان کی مخالفت کی۔ انسان کو خوش رکھا۔ دنیا سے روزہ رکھا، بدگوئی سے پرہیز کی۔ دین کو دنیا پر ترجیح دی۔ دین میں مروت برتی۔ حق پہ رہتے ہوئے کبھی شرمندگی محسوس نہ کی، نادان لوگوں کو دوست نہ بنایا۔ ہمیشہ ایسوں کی صحبت اختیار کی جن سے خدا کی یاد تازہ رہی۔ صدق، دیانت داری، ریاضت اور خلوص کا دامن کبھی نہ چھوڑا۔

ہمیشہ دوسروں کی ندامت اور دل شکنی کا لحاظ رکھا۔ درویشی کا لباس پہنا اور فقر کے لباس کی لاج رکھی، عبادت پہ کبھی نازاں نہ ہوئے۔ رضائے الٰہی پہ اپنا سر جھکایا۔ اللہ کے احکام کی بجاآوری میں کبھی عار محسوس نہ کی۔ دل آزاری کے عذاب سے بچتے رہے۔ نیک کاموں میں کبھی تاخیر نہ کی۔ ملوک اور امراء سے میل جول کا دروازہ بند رکھا۔ دنیا اور علائقِ دنیا کو ٹھوکر ماری اور ایسی روش اختیار کی جس میں حرص و ہوس حل من کی ذرا سی بھی گنجائش نہ رکھی۔ بیچے اور بہادر بن کے رہے سادہ اور حلال غذا کے لقمے پیٹ میں ڈالے۔ ہر ایک سے دردمندی اور انکساری سے پیش آئے۔

کبھی شرک نہ کیا، کفر کو نیست و نابود کرنے میں کوشاں رہے۔ ہمیشہ اسلام کی دعوت دی۔ کسی کو ریاکاری کی تعظیم نہ دی۔ ایسے بزرگوں کی نظر جب مجھ جیسے گنہگار پہ پڑی، آنکھوں کی راہ سے دل میں اتری چلی گئی۔ اس کیمیا نظر نے ایسا اثر کیا کہ مردہ قلب کو زندہ کر دیا۔ اللہ کی محبت اور خوفِ خدا نے جب مجھے باطنی سفر میں ڈالا تو پیرومرشد کی مجھ پہ خاص توجہ رہی اور میرے مجاہدے، مشاہدے، نماز و روزہ کی پابندی سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے مجھے سلسلہ ہذا کی خلافت عطا کی تاکہ مجھ سے تبلیغِ دین کی خدمات لی جائیں اور مجھے تاکید و تنبیہ کی کہ اپنے عقیدت مندوں کی ایسی ہی خدمت کرتے رہنا جیسے کہ ہم نے تمہاری خدمت کی ہے۔

شریعتِ مطہرہ کی پابندی کا سب کو شوق دلائیں اور ریا و نمود کو قریب بھی نہ آنے دیا۔ لہٰذا میں نے ہمیشہ پہلے خود کی اصلاح کرنے کی سعی کی۔ کبھی دوسروں پہ نکتہ چینی نہ کی۔

- زہد و تقویٰ میں بڑوں کی ہمیشہ عزت کی۔
- دنیا کی لذتوں کو فانی اور عارضی سمجھا۔
- باطل کی کبھی تائید نہ کی۔
- حوادث اور آفاتِ زمانہ کو کبھی بُرا نہ کہا۔

عزت و آبرو کو برقرار رکھا۔ انسانیت کا دامن داغدار نہ ہونے دیا۔ اپنے پیرومرشد سے رابطہ مضبوط رکھا۔ بندگانِ خدا کا خود کو غلام سمجھا۔ مخدوم بننے کا خیال بھی دل میں نہ لایا۔ ہر حال میں اپنے پیرانِ عظام کی ظاہر و باطن پیروی اور احکام پر عمل کیا۔ ہر حالت میں صدق اختیار کیا۔ صداقت کو اپنا شعار بنایا۔

موت کا ہر وقت خیال رکھا۔ دنیا کا خیال دل میں نہ لایا۔ اس طرح تبلیغِ دین کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔

عرصہ گذرتا گیا۔ اشعار کا مواد بڑھتا گیا۔ آخر ایک وقت آیا کہ مجھے اپنے پیر و مرشد نے مشورہ دیا کہ اس کلام کو دیوان کی شکل دے کر چھپوایا جائے تاکہ اس کلام سے پبلک مُستفیض ہو سکے۔

اس حکم کی میں نے فوراً تعمیل کی اس طرح میری شاعری کا آغاز بھی شروع ہو رہا ہے۔ حسبِ فرمائش شعر پڑھنے سے قاصر ہوں۔ جتنے اشعار قلمبند ہوئے ہیں یہ اس وقت کہے گئے ہیں جبکہ میرا دل شعر کہنے کی طرف مائل ہوا۔ زبان زیادہ سادہ عام فہم اور سلیس ہے۔

اشعار میں بڑے بڑے عُقدے حل ہوئے ہیں۔ پیشتر ازیں میرا کلام رسالوں، اخباروں میں شائع نہیں ہوا۔

خیالات کا اظہار صُوفیانہ، حکیمانہ اور والہانہ محبتِ الٰہی کا مظہر ہے۔ اِنشاءاللہ یہ کتاب راہبری کا بھی کام سر انجام دے گی۔

صوفیائے کرام میں باہمی عقائدی اور مسلکی اختلافات ضرور پایا جاتا ہے۔ براہِ کرم آپ حضرات گہرائی اور گیرائی میں نہ اُلجھیں، بلکہ اپنے ذوق اور تعلیم کے مطابق ضرور پڑھیں۔ حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اچھی باتوں پہ عمل کریں۔ زیادہ تر کلام میں تصوّف کی تعلیم وتدریس کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے۔ زبان سلیس ہے تاکہ طالبانِ حق گھر بیٹھے کلام سے مُستفیض ہو سکیں۔

پڑھتے پڑھتے آپ ایک ایسی دنیا میں پہنچ جائیں گے۔ جو کہ اس دنیا سے بالکل مختلف اور حیرت انگیز ہے۔ ساتھ ہی میرے لئے دعا کرتے رہنا کہ اللہ جلِ شانہ، مجھے اپنے پیرانِ عظام کی طریقت پر قدم بہ قدم چلنے کی توفیق بخشے۔

آمین ثم آمین

بندہ پروردگارم اُمتِ احمدؐ نبی
دوست دارے چاریارم تابع اولاد علیؓ

مذہب حنفی دارم ملّتِ حضرت خلیلؑ
خاکپائے غوث الاعظمؓ زیرِ سایہ ہر ولی

خاکسار

**صوفی کرم داد نقیبی**

(قصبہ لنگاہ ضلع چکوال)

# فہرستِ مضامین

# (۱) حمد و ثنا

تجھ کو ہے زیبا حمد و ثنا سب
تیرا ہی نور ہے یہ ارض و سما سب

تیرے ہی دم سے رونقِ جہاں ہے
تیرے کرم سے ہے خوش فضا سب

تُو با انبیاءؑ ہے تُو با اولیاء ہے
تیرے محتاج ہیں شاہ و گدا سب

اوّل و آخر ہے تیرا ہی جلوہ
تُو ہی حیؔ قائم ہے تجھ کو بقا سب

تیرے سامنے کھوٹا سِکّہ نہ چلے
دنیا میں چلتا ہے کھوٹا کھرا سب

## ۲ ایک آرزو ( دُعا برائے امداد )

امداد اب درکار ہے گھبرا گیا ہوں یارب
"دنیا کی محفلوں سے اُکتا گیا ہوں یارب"

آوارگی یہ مری بد قسمتی ہے اپنی
ہاتھوں سے اپنے دھوکا خود کھا گیا ہوں یارب

رستہ ملا ہے سیدھا تیری ہی راہبری سے
اب زندگی کے موڑ پہ جو آ گیا ہوں یارب

مجھ کو بنانا مولا تجدید سلیقے ہیں
مرنے سے پہلے جو گھبرا گیا ہوں یارب

بیخبر ہوں جو دل سے اُلفت سے باخبر کر
آخر میں بات دل کی بتا گیا ہوں یارب

---

## ۳ خُدا کی تعریف

حمد بے حد ہے خداوندِ کریم کی
سارا جہاں یہ شان ہے رب العظیم کی

اس کے کاموں میں کہاں کسی کا دخل ہے
یہ ساری آن بان ہے بڑے رحیم کی

نورِ کبریائی ملا ہے پتے پتے کو
حق کا پیغام ہے آمدِ نسیم کی

جملہ احبابِ طریقت سارے اچھے ہیں
جو بھی پڑھتے ہیں ثنا رب کریم کی

تعریف کے ہے لائق رب الارباب
شہادت دے رہی ہے فطرت تعظیم کی

اوصافِ باری تعالیٰ ہے اِک ورثۂ آدم
تعریف خاص ہے آدمی کرم کریم کی

## ۴ دعا برائے کرم

یارب مری دُعا یہ منظور ہو جائے
اندھیروں سے دل مرا اب دور ہو جائے

یادوں میں تیری رہ کر جو زندگی گزاروں
دل ہر گھڑی کا یہ مرا باحضور ہو جائے

تیری ہستی رہے سلامت مٹ جائے مری ہستی
مرے دل کا یہ آئینہ چکنا چُور ہو جائے

اے آقا مجھ پہ اتنا کرم کر ہی دینا
خاک خاک سے ملے جا نُور نُور ہو جائے

---

## ۵ خُدا کی رحمت

عِلم سے جیسے مولا نوازے — عمل کی بھی وہی توفیق بخشے
ادب کا جو لحاظ رکھے — خدا اس کو کرم سے پناہ دے
بھُولا مسافر جو راہ ڈھونڈے — سیدھی راہ خدا اس کو دکھائے
جو کام آئے دوسروں کے — وہ نیکی کی بڑی دولت کمالے

جہاں ظُلمت کے ہوں اندھیرے
کوئی حق پرست وہاں شمع جلا دے

## ۶ دُرِ نایاب

اسمِ محمدؐ سے بہتے ہیں سب دریا یُوں وحدت کے
سارے نبی اور سارے ولی ہیں مخزن ان کی عظمت کے
شاہ و گدا سب جُھکتے ہیں ان کی چوکھٹ پہ سبھی
ارض و سما میں باجے بجے ہیں ان کی شہرت کے
سب غوث ! قطُب و ابدال ولی ! مجذُوب
یہ سب حقیقت میں ہیں موتی ان کی زینت کے

## ۷ اسمِ محمدؐ کی برکات

اسمِ محمدؐ سے جان پڑی ہے
پیارے نبیؐ کی شان بڑی ہے
اسمِ محمدؐ ہے اسمِ اعظم
ہمارے نبیؐ ہیں سراپا کرم
اسمِ محمدؐ ہی تنویر ہے
دونوں جہاں کی محمدؐ زنجیر ہے
اسمِ محمدؐ تسکینِ رُوح ہے
خدا کا حبیبؐ امین روح ہے
اسمِ محمدؐ کی برکات ہیں سب
محمدؐ کے دم سے حرکات ہیں سب

اسمِ محمدؐ میں مغفرت ہے
عاصی گنہگاروں کی نجات ہے

## ⑧ احمدؐ کے درشن کے لئے آرزو

تمنّا دل کی دل میں ہے جو ہو دیدار احمدؐ کا
حقیقت میں جو جنت ہے وہ ہے اک پیار احمدؐ کا

شفاعت کی نظر ان کی اک ہی کافی ہے — تیرے محبوب کو دیکھے پڑا بیمار احمدؐ کا
مریضِ عشق لیتا ہے تیرا نام ہی آخر — جس گلشن میں رہتا ہے وہ ہے گلزار احمدؐ کا
چاہت ان کی دل میں ہے مگر اک حسرت ہے باقی — عنایت ہو بڑی مجھ پر جو ہو دیدار احمدؐ کا

گدا احمدؐ کے درشن کی خداوندا کرم مانگے
طالب خالی کیوں جائے لگا دربار احمدؐ کا

## ⑨ عظمتِ سرکارِ دوجہاںؐ

سرکارِ مدینہؐ کی عظمت کو دیکھا ہے — ارض و سما میں سب سرکارؐ کا جلوہ ہے
حضورؐ کے خادموں کی کیا بات نرالی ہے — ہر ذرّے میں دیکھا سرکارؐ اُجالا ہے
مشرق سے مغرب تک سرکارؐ کا چرچا ہے — مشتاق سبھی آخر اُولٰے سے اُولٰے ہے
یہ جلوہ نمائی تو سرکارؐ کا جلوہ ہے — حضورؐ کے ہی دم سے رونق دوبالا ہے

کملی میں چھپاتے ہیں سرکارِ یثربؐ تو
سرکارؐ کا دامن ہی بخشش بڑی اعلٰے ہے

(۱۰)

# بندہ نواز

جو لوگ حضورؐ کو بندہ نواز سمجھتے ہیں
یہ حقیقت ہے کہ وہ بجا سمجھتے ہیں

خُدا سے وہ بہت دُور ہیں یارو
جو حضورؐ کو حق سے جُدا سمجھتے ہیں

معراج کِدھر ہوتی ہے بندہ خاکی کو عام
دیدارِ الٰہی بھلا بندے کیا سمجھتے ہیں

نُور سے نُور کہاں کرم ہوتا ہے جُدا
ہم تو نسبتِ نُور کو بقا سمجھتے ہیں

خیالِ یار سے بہتر اور خیال کہاں ہے
ہم تو اسی خیال کو بس ثنا سمجھتے ہیں

(۱۱)

# شانِ حضورؐ

موسیٰؑ نے دیکھا طور پہ جلوے کی تاب نہ لا سکے
جیسے کہ دیکھا حضورؐ نے ایسی نہ بات بنا سکے

شان مرے حضورؐ کی بیان میں نہ آ سکے
ایسے چراغ جلا دیئے جنہیں نہ کوئی بجھا سکے

اِک زلیخا دیوانی ہوئی حُسنِ یوسفؑ کو دیکھ کر
ہزاروں کے حُسنِ حضورؐ نے ہوش ہی اُڑا دیئے

نورِ مُجتبیٰؐ یہ جس جس میں منتقل ہُوا
کبھی نہ وہ مُرجھائیں گے ایسے کہ گُل کھلا دیئے

خواجہ اویسؓ قرنی جیسے ہیں عاشق مرے حضورؐ کے
پردے میں چھپائے رکھا آخر کو دکھا دیئے

## ۱۲ دو جگ کے والیؐ

سارے جگ سے نیاری ہے اِک شان مرے آقاؐ کی
مجھے جاں سے پیاری ہے ہر آن مرے آقاؐ کی

جس پہ بھی نگاہ ڈالیں غمگیں نہیں رہتا
راحت و تسکیں ہے اِک جاں مرے آقاؐ کی

اوّل و آخر ہیں دو جگ کے والیؐ ہیں
نہ مٹنے والی ہے داستاں مرے آقاؐ کی

اِسمِ اعظم ہیں تعریف کے لائق ھیں
تفسیرِ قرآں بالکل ہے زباں مرے آقاؐ کی

سرکارِ مدینہؐ تو بس حاضر ناظر ہیں
ہیں مظہرِ حق مولا کیا شاں مرے آقاؐ کی

---

## ۱۳ درِ مُصطفٰےؐ

بڑی مشکل سے دَر پایا تمہارا یا رسُولؐ اللہ
تیری چوکھٹ پہ دم نکلے ہمارا یا رسولؐ اللہ

تیرے خیالوں میں رہ رہ کر نیاری زندگی پائی
تیری یادوں کا کافی ہے سہارا یا رسولؐ اللہ

بروزِ محشر اپنی کملی میں چھپا لینا
دنیا سے کیا ہے جو کنارا یا رسولؐ اللہ

بخوفِ ربّ العزت کے گزاری زندگی اپنی
بطفیلِ کرم اپنا ہے گزارا یا رسولؐ اللہ

مصیبت میں کفایت کی تیرے نام نے آخر
بڑا ہی نام تیرا ہے پیارا یا رسولؐ اللہ

آیا ہوں تیرے در پہ بڑے ارمانوں کو لے کر
عطوفت سے کرم کرنا خدا را یا رسولؐ اللہ

کرم کی آنکھ بھی دیکھے جمالِ حسن کو تیرے
جہاں دونوں میں تیرا ہے نظارا یا رسولؐ اللہ

---

## (۱۴) محمدؐ کے احبابِ طریقت

عجب رنگ لایا ہے زمیں پہ جو بہاروں نے
بہاروں کو دیا جوبن محمدؐ کے ہی یاروں نے

جہاں ابرِ کرم برسے وہاں رحمت ہی رحمت ہے
رحمت کو سمیٹا ہے بارونق گلزاروں نے

تجلّی ہے یہ مولا کی جلوے ہیں محمّدؐ کے
جہاں کو نور بخشا ہے محمّدؐ کے نظّاروں نے

مست دار! متوالے ہیں عاشق کملی والے کے
محمّدؐ کو دیکھا ہے مدینہ کے بازاروں نے

شجر بولے محمّدؐ حق گُل بولے محمّدؐ ہُو
یوں غنچے کھلا ڈالے محمّدؐ کے اشاروں نے

مجبوب بنے مجذوب کیا کیا رنگ دکھلائے
دِلوں کو دِلوں سے جوڑا محمّدؐ کی تاروں نے

---

## (۱۵) کرم کی بارش

مرے دل کے آنگن میں اگر سرکارؐ آجاتے
نئی دُنیا مرے دل میں یقیناً وہ بسا جاتے

جہاں والے یُوں کہتے کیا پایا ہے کیا دیکھا
ہم مقصد کو پاکر ہی مدّعا اپنا بتا جاتے

تیری تصویر دل میں ہے تیرا پیار مَن میں ہے
کرم کرتے کہ یُوں کرتے صورت کو دکھا جاتے

یہ تقاضائے الفت ہے نہ دامن پیار کا چھوٹے
تیری راہگذر ملتی جو خاک میں ملا جاتے
فراغت دل یہ پاتا وسعت شوق کو ملتی
گنجائش دل میں یوں رہتی جہاں دونوں سما جاتے
تصور میں مرے دل کے اگر حضورؐ آجاتے
کرم پہ کرم کی بارش پل میں وہ برسا جاتے

---

## (۱۶) حرمتِ نظر

حرمت ہو نظر میں احترامِ دل ہے یہی
اقرار ہو جو دل سے تسلیمِ دل ہے یہی
رازِ الفت کا کبھی اظہار نہیں ہوتا
اک سجدہ کر دینا تعظیمِ دل ہے یہی
ملتا ہے مقدر سے قسمت میں جو لکھا ہو
حق حق کو ملتا ہے تقسیمِ دل ہے یہی
اک دل کی حقیقت کو سمجھنا مشکل ہے
مولا کی عطا ہے یہ نعیمِ دل ہے یہی

ہر سانس تیرا عطیہ ہر گام تیری منزل
عارف نے سمجھا ہے فہیمِ دل ہے یہی
اِک نسبت احمدؐ کی اللہ کی نسبت ہے
طریقت میں کرمؔ صراطِ مستقیمِ دل ہے یہی

---

## (۱۷) قُربتِ خداوندی

جس دل میں ہو ذکرِ حبیبؐ خدا ہے بالکل اس کے قریب
جس کو ملی ہو یہ گدا وہ خوش بخت ہے با نصیب
دنیا کے غم سے بے خبر الفت میں تیری جو محو ہے
مقدر اس کے سنور گئے ہُوا جو خاکپائے نقیب
جس کو ملا ہو تیرا پیار عاشقوں میں ہے اس کا شمار
ان کا علاج مکمل ہُوا ہے حضورؐ ہوتے ہیں جن کے طبیب
عشق سے کی ہے ابتدا اسی میں ہو اَب اِنتہا
پا کے میں تیری ذات کو اب رہا نہیں ہوں غریب
چرچا بڑا سخاوت بڑی مولا کی ہے یا رو عظمت بڑی
کرمؔ کی یہ ہے التجا کہ مولا رکھے اپنے قریب

---

## (۱۸) مُسلم جوانوں کے لئے دُعا

الٰہی خیر ہو تیرے سب آسمانوں کی
جو حالت بدل جائے ان مسلم جوانوں کی

جو گرجوں کے رکھوالے یہ ان کے ہیں متوالے
آواز کیوں نہیں آتی بلالی اب اذانوں کی

ہو سکتے ہیں وہ پیدا ہو سکتے ہیں یہ شیدا
کمی کیوں ہو رہی ہے اب کعبہ کے پاسبانوں کی

وہی اخلاق آ جائیں وہی آداب اپنائیں
دیر تو نہیں لگتی بدلتے ان زمانوں کی

بُلبُل بھی کرے شکوہ دیکھو کیوں گلستاں سے
قدر جو لوگ نہیں پاتے بُلبُل کے ترانوں کی

مسلماں کی نگاہ روشن جو دل بیدار ہو جائے
ذرا دیدار جو کرلیں کیا حالت ہو دیوانوں کی

سکونِ قلب حاصل ہو سارے اب زمانے کو
مرے مولا بدل دینا یوں حالت جوانوں کی

---

## (۱۹) حضورؐ کے دیدار کی طلب

نگاہیں یہ ترستی ہیں تیرا دیدار کرنے کو
کرم کی اب ضرورت ہے راہ ہموار کرنے کو

دل سے یاد کرتا ہوں تمنا دیکھنے کی ہے
ارادہ کر لیا میں نے عمر بھر پیار کرنے کو

دل غم سہہ نہیں سکتا دُنیا کا ہے یہ مارا
بڑا ہے ذوق سینے میں دلِ بہار کرنے کو

تیرا فضل ہو جائے تو تیری بزم میں پہنچوں
نگاہوں کو ضرورت ہے چشم آشکار کرنے کو

کرم کی بھیک مانگی ہے حجاب ہستی کا اُٹھ جائے
دل و جاں سے تجھے پاؤں مکمل پیار کرنے کو

فرقت کی گھڑی اب تو گزاری جا نہیں سکتی
بڑا بے تاب رہتا ہوں تیرا دیدار کرنے کو

---

## (۲۰) نسبتِ احمدؐ پہ نجات کا دار و مدار

گو پانے میں اُنہیں ریاضت ہوگی
میسّر تو آخر میں راحت ہوگی

مُشکل میں مشکل کشائی ہے لازم
مشکل کشا کی بھی حاجت ہوگی

ہاتھوں میں ان کے بخشش ہے پنہاں
دستِ مُبارک پہ شفاعت ہوگی

کدھر جائیں گے ہم بچ کے آخر
محمدؐ کی ہر جا عدالت ہوگی

محمدؐ کی چاہت ہے اشد ضروری
نسبتِ احمدؐ پہ نجات ہوگی

## (۲۱) قیدی پرندے کی صدا

ترستی ہیں مری نظریں تیرا دیدار کرنے کو
قفس سے جو کر میں نکلوں سیرِ بہار کرنے کو

اندھیرا ہی اندھیرا ہے مقدر پہ میں روتا ہوں
غفلت میں نے کی ہے جو ذکر و اذکار کرنے کو

چمن کو میں سناؤں گا دکھڑا قید کا اپنی
کبھی آئے نہ کوئی ظالم پھر شکار کرنے کو

طوطے، مینا! مجھ کو اب بڑے ہی یاد آتے ہیں
حسرت دل میں رہتی ہے گلوں سے پیار کرنے کو

خداوندا کوئی قیدی دنیا میں نہ ہو ہرگز
تلخی قید کی موت ہے خود بیمار کرنے کو

---

## (۲۲) غلامی کا پنجرا

پنجرا غلامی کا کیسے توڑیں
رستے ہیں بند کدھر کو دوڑیں

شیر بھی ہوئے ہیں گرفتار
قوت بڑی ہے مگر بیکار

دشمن نے ہم کو کیا ہے کمند
غلامی کے پنجرے میں کردیا بند

آزادی کی ہم نے قدر نہ جانی
غلامی کر گئی ہمیں پانی پانی

طوق غلامی کا گلے پڑا ہے
آزادی کا اک سانس بڑا ہے

ہر جگہ یہ اب آزادی کا دور ہے
آزاد لوگوں کی دنیا تو اور ہے

---

## (۲۳) دُنیا کے پجاری

دنیا کے پجاریوں نے کیا صورت بنادی ہے
ہر موڑ پہ بربادی کی دوڑ لگا دی ہے

یہ کب تک دوڑیں گے مرنا تو ہے اِک دِن
ایماں کی دولت کیوں دُنیا میں لٹا دی ہے

یاں زندہ قومیں تو دِل زندہ رکھتی ہیں
بیدار دلوں نے ہی زندگی کو بقا دی ہے

مسلم جوانو! کیوں اس آگ میں کُودتے ہو
حرص و طمع نے ہی سب دنیا جلا دی ہے

خواہشاتِ دنیا نے جو ظلم کئے بے حد
خواہشوں کے پردوں نے کیوں عقل گنوا دی ہے

اِک طالبِ مولا کو دیدار مبُارک ہو
توفیق خدا بخشے کرم نے دعا دی ہے

# (۲۴) عقائد

ہوتے جاتے ہیں عقائد اب پاش پاش کیوں　　عالموں کو مل رہی ہے داد و شاباش کیوں

راز الٰہی کو کرتے ہیں یوں جاہل فاش کیوں　　گور میں دفناتے ہیں نیم مردہ لاش کیوں

مذہب کی حقیقت کو یہ سمجھتے کیوں نہیں

حضورؐ کی شریعت پہ یہ چلتے کیوں نہیں

ان کی عقلوں پہ ہے پردہ پڑا ہوا　　فرعون کے گھر موسیٰؑ کیسے بڑا ہوا

ستون کے بغیر اک محل کھڑا ہوا　　آگ! مٹی! پانی! ہوا کا جڑا ہوا

پالنے کا اللہ نے وعدہ کیا سب سے

ذکر و فکر و شغل کا عہد لیا سب سے

پرواز میں کوتاہی کا احساس کیوں نہیں　　بخشش و مغفرت کی ہمیں آس کیوں نہیں

زندگی جاوید ہمیں راس کیوں نہیں　　لطیف محبت کا ہمیں پاس کیوں نہیں

بے بسی نے اپنی یہ کمال کر دیا ہے

اک بے رخی نے اپنا یہ حال کر دیا ہے

نصیبے سو رہے ہیں جو محبت سو رہی ہے — دلوں سے اپنے الفت کیوں دور ہو رہی ہے
علائقِ دنیا ہم سے بندگی کو کھو رہی ہے — قسمت پہ اپنی آج تقدیر رو رہی ہے

قوت نہیں یقیں میں ذوق نہیں جبیں میں
وہی نور ہے سما پہ وہی نور ہے زمیں میں

اپنوں سے بے خبر ہم غیروں سے باخبر ہیں — نہ آنکھیں اپنی پرنم نہ ہونٹ اپنے تر ہیں
نہ وہ ستارے فلکی نہ یہ بحر و بر ہیں — نہ حیدری قوت ہے نہ ہم سینہ سپر ہیں

یہ کم نگاہی اپنی رتبوں کو ہم گرائیں
یہ ہیں وہی مسلمان کہ ستارے توڑ لائیں

## (۲۵) دُنیا دار

دنیادار نہ سمجھے دین کو
ڈھونڈے نہ یہ دل کے مکیں کو

دین کو دنیا میں جو گنوائے
وہ خدا کو کبھی نہ پائے

جس نے خود کو دیکھا نہیں ہے
اس نے رب کو پرکھا نہیں ہے

دین و دنیا کا رنگ اک ہے
دونوں کا بھی ڈھنگ اِک ہے

غفلت دنیا کا دوسرا نام ہے
جہالت کی سب دنیا غلام ہے

دنیا کے دھندے کرمؔ چھوڑ دو
عصیاں کی چٹانیں سب توڑ دو

## (۲۶) عین حکمت کے کام

تیرے کرم سے رکا نہیں کام کسی کا
کام کر گیا جو مرے نام کسی کا

لطف و کرم کی نگاہ کام کر گئی
حوصلہ جو دے گیا پیغام کسی کا

کام سارے مرے عین حکمت سے ہوئے
ہاتھوں مرے جو لگا بام کسی کا

جو مقام لیا کسی نے گرنے سے پہلے
سیدھی راہ پہ لے آیا گام کسی کا

کام مرے سارے سدھرتے ہی گئے
ایسا کام نہیں ہوا عام کسی کا

ہر حال تیرا جو کرم مجھ پر رہا
کرمؔ پہ یہ فضل ہے تمام کسی کا

## (۲۷) صاحبِ دل

مالکِ کون و مکاں بڑا ہی بے نیاز ہے  صاحبِ دل و جاں بڑا ہی کارساز ہے

دل کے کان سنتے ہیں دل کی ہر آواز کو  یار کے پیغام کی لطیف اک آواز ہے

کیسے بیاں کروں میں کھول کر یہ خوش بیاں  خدا ہی جانتا ہے یہ کیسا عجیب ساز ہے

طالبِ مولا ہی کرتے ہیں جو تحقیق  خدا کرم کرے کہ بندہ عجز و نیاز ہے

تواضع دل کی ہے ہر تخلیقِ آدمی  محبت زندگی ہے دل گہرا راز ہے

پرواز ہر بشر کی جو ہے جُدا جُدا
اڑان بندوں کا کرم بڑا ہی ناز ہے

---

## (۲۸) زندگی کا مُعمّہ

ہزاروں سال سوچا ہے مفکروں نے کہ آساں ہو مُعمّہ زندگی کا
کوئی صورت تو پیدا ہو حقیقت میں بدل جائے افسانہ زندگی کا

دنیا میں جو پہنچا ہے سب کچھ ساتھ لایا ہے جسدِ خاکی کو لے کر
کوئی مقصد کو پا جائے عمل صالح وہ لے جائے پروانہ زندگی کا

رہا ساحل سے دور جو بحرِ حق میں اترا مگر منزل کو نہ پایا
بھنور میں ہی چکر کاٹے نہ نکلا وہ انجمن سے دیوانہ زندگی کا

اپنی ہستی کو جو مٹاتا ہے منزل کو بھی وہ پا جاتا
پاتا ہے مقامِ محمود اسرخ وہ ہوتا ہے پھر مستانہ زندگی

## (۲۹) بابِ کرم

کملی والے مِل جاتے ہیں جب کوئی پیشوا مِلتا ہے

دونوں جہاں مِل جاتے ہیں جونہی اِک خُدا مِلتا ہے

بابِ کرم کھُل جاتا ہے سینے کے کھُل جانے پر
ورق قرآں کے کھُل جاتے ہیں جب کامِل راہنما مِلتا ہے

نقطہ سمجھ کا مل جاتا ہے اِک کسی کے ہونے پر
ہستی خُدا کی پاکر ہی زندگی کا مدعا مِلتا ہے

ڈھونڈنے والا پالیتا ہے ڈھونڈ جو یکی کرتا ہے
دین مکمل تب ہوتا ہے جب کوئی پیشوا مِلتا ہے

اپنے من میں ڈُوبنے والا رمزِ زندگی پالیتا ہے
کرم کرم ہو جاتا ہے جب کوئی کرم نوا مِلتا ہے

پیار کسی سے ہو جائے تو دل قابو میں رہتا کہاں ہے
دل والے جب ملتے نہیں تو پیار بھلا کُجا مِلتا ہے

سارے کام سُدھر جاتے ہیں سیدھی راہ جونہی ملتی ہے
ہر مشکل آساں ہو جائے جب کوئی مشکل کشا مِلتا ہے

مومن لوگوں سے مل کر ہی دل شتابی موم ہوتے ہیں
دل کے یقیناً پگھلنے پہ زندگی کا مزا ملتا ہے

جب تک ملے نہ نورِ احمدؐ دل رہتا ہے ذکر سے خالی

جب تک ذکر و فکر نہ ہو کہاں نورِ الہٰی ملتا ہے

کامل پیشوائی میں ہی صحیح راہنمائی ملتی ہے

دیدارِ احمدؐ تب ہوتا ہے جب کوئی جلوہ نما مِلتا ہے

درِ پیشوا ہے گھر علیؓ کا درِ علیؓ کا درِ مصطفٰےؐ ہے

درِ محمدؐ پہ جا کے ہی اللہ ہی اللہ مِلتا ہے

تخلیق ہوا آدم کے لئے جو کچھ ہے اس دُنیا میں

خدا کے فضل و کرم سے ہی خزانہ بے بہا مِلتا ہے

بڑا آرام مِلتا ہے گھڑی بھر جو حضوری ہو

لطف و کرم کی نگاہ ملتی ہے لوگ کہیں کیا مِلتا ہے

آقا کرم کر دیتے ہیں جھولی کو بھر دیتے ہیں

راضی با رضا ہونے پہ اللہ جا بجا مِلتا ہے

خلوصِ دل کے سجدے کبھی رائیگاں نہیں جاتے

نظروں کا یہ دھوکا نہیں ہے کعبے کا کعبہ مِلتا ہے

## (۳۰) پیار کی ضرورت

ضرورت ہے پیار کی شفقت ہمارے لئے ہے
ہمت کی ہے ضرورت رحمت ہمارے لئے ہے

اقرار میں منافع انکار میں ہے گھاٹا
تسلیم کے موافق عظمت ہمارے لئے ہے

پینے کی ہے ضرورت چاہت بھرے ہیں پیالے
عنواں سے پی لینا راحت ہمارے لئے ہے

گوہر یہ عاجزی کا شاہوں سے ملے گا
احمد کی ذاتِ اقدس شفاعت ہمارے لئے ہے

ثابت قدم کو رکھنا! توبہ پہ قائم رہنا
بخشش کی ہر عنایت نجات ہمارے لئے ہے

---

## (۳۱) امیر و اِمام کی ضرورت

سو گیا ہو جس کا ضمیر اس کا امیر نہ بنا
جس کا امام ہی نہیں وہ فقیر نہ بنا

تصویر جو اتارے نہ وہ مصوّر کیا جانے
مصوّر کو جو پائے نہ وہ بے نظیر نہ بنا

اپنی ہی تصویر کو سپردِ خاک کر دیا
خواب دیکھتا رہا مگر تعبیر نہ بنا

عاقبت کا توشہ کہاں سفرِ عدم جو نہ کیا
کیسے پائے وہ بشارت جو بشیر نہ بنا

تدبیر بناتا رہا تقدیر سے رہا بے خبر
بے مثل کو پائے نہ جو قدیر نہ بنا

تنقید میں لگا رہا تعظیم سے جو بےخبر
نورؐ کو وہ پائے کیا جو تنویر نہ بنا

---

## سماں پہ سماں

(۳۲)

ہر شے میں تیری جاں نظر آئے
حقیقت کا مظہر انساں نظر آئے

کیسے سمجھوں کہ تو لامکاں ہے
تیرا ہی ہر مکاں نظر آئے

کرم مانگتا ہوں محمدؐ کے صدقے
ہر سو جو تیری شان نظر آئے

سر رہے یہ قدموں میں تیرے
مجھے ہر گھڑی آستاں نظر آئے

تیرا کرم ہے ابرِ کرم یہ
کرم کے سوا طوفاں نظر آئے

تمنا بڑی ہے علم اور دیتا
سینے پہ لکھا قرآں نظر آئے

مجھ پہ جو ڈالو نگاہِ کرم
نئے پہ نیا آسماں نظر آئے

اسی جستجو میں تیرے بندے اور ہیں
انہیں بھی سماں پہ سماں نظر آئے

## (۳۳) آسماں اور جہاں

تیرے آسماں کے نیچے اتنا بڑا جہاں ہے
مجھ کو بتا خدایا تیرا کون سا مکاں ہے

جھگڑے ہوئے ہیں کتنے تیرے اک مکاں کی خاطر
لاکھوں غرق ہوئے ہیں بس اس جہاں کی خاطر

تجھے دیکھنے کی حسرت مجھ کو نہیں ہے یارا
نظروں میں جم گیا ہے کوہِ طور کا نظارہ

تیری کتنی مہربانی مرا دل جو کھل گیا ہے
تیرا کرم ہے کافی کہ یار مل گیا ہے

کہتے ہیں لامکاں ہو تیرے دل میں اک گماں ہے
احمدؐ کو عرش بخشا پھر تو بتا کہاں ہے

چاہت کا راز گہرا یہ مرے بس میں نہیں ہے
معلوم ہو گیا ہے کہ تو یہیں یہیں ہے

اکڑ مٹا دے مری مٹی میں پھر ملانا
تو یہ نصیب ہو مجھ کو نہیں بار بار آنا

مرے دل میں بس جا مولا اس کو مکاں بنالے
کشتی یہ مرے دل کی تیرے ہو پھر حوالے

---

## (۳۴) نگاہ کا جلوہ

تیری اک نگاہ کا جلوہ مجھے راس آگیا ہے
بھٹکا ہوا مسافر منزل کو پا گیا ہے

ارمان سوئے جاگے بیتابی دِل نے پائی
بیدار آنکھ ہوئی نشہ سا چھا گیا ہے

مستی میں جھوما تن من وارے ہوں اس لگن پہ
گرتے ہوئے جو رند کو کوئی اٹھا گیا ہے

پلکوں کو اب اٹھالوں دل میں اُمنگ اتری
کھُلنے سے پہلے آنکھیں جھکنا سکھا گیا ہے

قدموں میں بیٹھے رہنا یہ کام تو ہے اولے
سر کو جھکایا فوراً شوخی مٹا گیا ہے

قدموں میں تیرے مرنا مر مر کے زندہ ہونا
پیغام موت مجھ کو کوئی سُنا گیا ہے

---

## (۳۵) اُلفت کی چمک دمک

خیالوں میں آکے یار نے الفت کو چمکا دیا
نگاہِ کرم سے دیکھا جب نقیبی رنگ چڑھا دیا

ساحلِ امید نہ دُور رہی کرم سے ہی نزدیک ہُوا
بحرِ وصل میں ڈبو کر شوق کو جو بڑھا دیا

بحرِ ظلمت سے نکالا حرص و طمع سے جو دُور رکھا
ایسا کرم کیا آخر کہ گرے ہوئے کو اٹھا دیا

بات ہے یہ پیار کی مہربانی ہے یار کی
ایسا یار نے غم دیا کہ سب غموں کو بھُلا دیا

## (۳۶) درشن

الفت کا دستور یہی ہے کہ جلنا ہے پروانے کو

روزِ ازل سے پیار ہوا ہے ہوش کہاں دیوانے کو

اوّل و آخر جلنا ہے پیار ہی کرتے مرنا ہے

نازِ محبت کو پاکر چھوڑ دیا بیگانے کو

کیسی محبت میٹھا نشہ اپنے سر کو چڑھتا گیا

کیا کیا دل میں اترتا گیا کون آئے سمجھانے کو

تیری نگاہ کے جلوے ہیں تیرے کرم سے بات بنے

تا دم تک یہ بات رہے سمجھے ہیں جو زمانے کو

تیری نگاہ کے تیر چلے دل سے یہ نہ پار ہوئے

چوکھٹ پہ تیری آگئے ہیں درشن تیرا پانے کو

---

## (۳۷) رات کا منظر

رات کی سیاہی ہوتی ہے خوابیدہ خدائی ہوتی ہے
نیند آتی نہیں جب یار کی جدائی ہوتی ہے

مزا اس عالمِ بیداری کا ذرا ان سے پوچھیے
لب پہ خاموشی نظر سما سے ملائی ہوتی ہے

بُلبُل کی آواز نہیں آتی اس وقت گُلشن سے
رات کی رانی جب ہر سو خوشبو پھیلائی ہوتی ہے

ستارے جھلملاتے ہیں ضیا آفتاب سے لیکر
اُدھر الفت میں چکوری نظر اٹھائی ہوتی ہے

ہوائیں کھیلتی ہیں بادلوں کی آغوش میں
اِدھر ابرِ کرم کی پھر رسائی ہوتی ہے

کرم ہوتا ہے جب ان کا قلم چلتی ہے تب مری
فرض اک ادا ہوتا ہے جب مشکل کُشائی ہوتی ہے

---

## (۳۸) تنہائی کا عالم

تنہائی میں مجھ کو اکثر تیری یاد آتی ہے
سینہ مرا جلتا ہے فرقت جو ستاتی ہے

کوئی حسرت نہیں رہتی دیدارِ صنم ہو جب
نظر دو چار ہونے پر محبت رنگ لاتی ہے

تیری یادوں کی خوشبو کو سانسوں نے جو پایا ہے
تسلسل کے بغیر تو جان بھی نکلی جاتی ہے

وہ اکثر یاد آتے ہیں جنہیں ہم یاد کرتے ہیں
حالت ان ہی یادوں کی دیوانہ بناتی ہے

تیرے گلشن کے پھولوں پر ہے بہار کا جوبن
تیرے باغوں کے پھولوں سے بڑی خوشبو آتی ہے

نہ خُلد کی تمنا ہے نہ دوزخ کا خدشہ ہے
کرَم کی آرزو والله شیءً لِلٰہ پاتی ہے

# (۳۹) جلتا ہؤا دِل

منزل مجھے ملے نہ ملے منزل کے ملنے کا غم نہیں
دل مرا جلے تو جلے دل کے جلنے کا غم نہیں
غنچۂ دل کھلے نہ کھلے اس کے کھلنے کا غم نہیں
جاں مری رہے نہ رہے اس کے نکلنے کا غم نہیں
شان تیری ہمیشہ رہے عظمت تیری بُلند رہے
ہستی تیری بحق رہے اپنے تو مٹنے کا غم نہیں
دعا مری صدا تیری امنگ مری ہے ترنگ تیری
ہمیشہ تو مرے سنگ رہے کنارے کو لگنے کا غم نہیں
درمیانِ بھنور رہوں بحرِ عشق سے نکلوں نہ
موجیں یہ لہریں سدا رہیں گر ڈوبنے کا غم نہیں
پیار دل میں سلامت رہے درشن تیرا ہوتا رہے
جنت مجھے ملے نہ ملے دوزخ میں جلنے کا غم نہیں
خُدا کے لئے سلامت رکھو کہیں بھی رکھو منظور ہے
صُبح و شام کرم ہوتا رہے دنیا کے لٹنے کا غم نہیں

## (۴۰) خُدا کا حکم

خداوند کا حکم نہیں ہے غیروں سے دل کو لگانے کا
طریقہ کیوں نہ ہم سیکھیں مراد اپنی کو پانے کا
کیوں مصروف ہیں لوگ اتنے دنیا کے دھندوں میں
بھول گئے ہیں مقصد کیوں اس دنیا میں آنے کا
ابدی وعدے کو نہ توڑیئے! صدق وصفا کو نہ چھوڑیئے
مردوں کا تو شیوہ ہے وعدے کو اپنے نبھانے کا
حرص وطمع! شیطاں دشمن حملوں پہ کریں حملے
حامی ہوں جو مجتبےٰ کیا ہے فکر غم کھانے کا
کرمؔ اُمید ہو بخشش کی صدقہ، لَا تَقْنَطُوْا
توبہ ہی وسیلہ ہے بہتر نجات کو پانے کا

---

## (۴۱) آدمی چند روز کا مہمان

غفلت سے دُور رہ کر جنّت کی سیر کر لو
اپنے دلوں کے برتن خالی شتابی بھر لو
یہ وقت پھر دوبارہ ہوگا نہیں میسّر
سانسوں کا ساتھ دیتے کچھ تو نیکی کر لو

یہ حسن یہ جوانی مہماں ہیں چند دن کے
ڈھل جائے گی عمر یوں ابھی سے کچھ خبر لو

دنیا کی دولتیں تو رہ جائیں گی یہیں پر
اک جاں رہے سلامت اس سے وفا کر لو

گر ہو چکی ہے نسبت مضبوط قدم رکھنا
کر و نفس سے لڑائی شہادت کا اجر لو

کامل کی راہنمائی میں بات جو بنے گی
کافی کرم ہو گا جو بات کا اثر لو

---

## (۴۲) عقیدت

اللہ خود ہی مالک ہے اپنے سارے کاموں کا
اظہار کیوں کرتے ہو یارو اپنے اپنے ناموں کا

جو کر دے گا ٹھیک کرے گا ہم نے اتنا پایا ہے
دنیا کو مقدم جانیں یہ ہمیں نہ بھایا ہے

بے پرواہ ہے ذات اس کی اعلیٰ شان کا مالک ہے
آخر وہ بھی کچھ ہوتا ہے دنیا میں جو سالک ہے

جوروں کو وہ قطب بنا دے کھیل نیارا اس کا ہے
اپنا وہ بنا لیتا ہے جو بھی پیارا اس کا ہے
کر دو کام حوالے اس کے وہ بڑا رکھوالا ہے
اوّل و آخر کام آتا ہے جس نے سب کو پالا ہے
کون دخل دے سکتا ہے کرتم اس کے کاموں میں
بہتری ہی بہتری ہے سب اس کے احکاموں میں

---

## (۴۳) پیار کے طارق

ہم دُور سے آئے ہیں طارق پیار کے ہیں
ہم سے نہ پردہ کرو طالب دیدار کے ہیں
گلزارِ عالم میں یُوں پھول ہزاروں ہیں
دیکھیں نہ خزاں کو جو گُل اُسی بہار کے ہیں
وابستگی پھُولوں کی گُلشن سے جو ہوتی ہے
تیری خوشبو پاتے ہیں یہ گُل گلزار کے ہیں
یہ کیف و سرور اپنا پایا تیری محفل سے
تیرا ذوق ہی لایا ہے مشتاق پیار کے ہیں

ہوُا امرِ الٰہی جب تو جاں بھی دیں گے
انکار نہیں ہوتا وعدے اقرار کیے ہیں

تسلیم و رضا تیری ہم جان گئے آخر
شیدائی ہیں مولا کے خادم سرکارؐ کے ہیں

---

## (۴۴) زیارت

چہرے کی تلاوت کرتا ہوں ہر روز زیارت ہوتی ہے
ہر روز پیالے پیتا ہوں ہر روز سخاوت ہوتی ہے

دنیا کی نظر ہے زمانے پر رِندوں کی نظر میخانے پر
جس دل میں محبت نہیں ہوتی اس دل سے عداوت ہوتی ہے

چہرے پہ نظر جو پڑتی ہے خاصا نورُ ہی پاتا ہوں
یہ نورِ کبریائی ہے سب جس کی جلوت ہوتی ہے

کوئی غیر نہیں بستا مَن میں جب آگ لگے اپنے تن کو
جب نسبت قائم ہوتی ہے پھر خوب حرارت ہوتی ہے

جو اپنے خداوند کو پائیں وہ گیت سجن کے ہی گائیں
جب دردِ دل مل جاتا ہے پرکیف طبیعت ہوتی ہے

# (۴۵) پکھیرو کی خیال بندی

کچھ آنکھوں میں کچھ دل میں چھپا ارماں فقط یہ تیرا تھا
اے پنچھی تجھے یاد نہیں تیرا کس ڈالی پہ بسیرا تھا

میں بھول چکا وہ بہار ابھی کب تجھ سے ہوا تھا پیار صنم
پھرنا وہ چاندنی راتوں میں خاصا دل میں خوب سویرا تھا

ہر سانس چلا تیری الفت میں ہوا مستِ الست تیری قدرت میں
خوشبو لے کر زلفوں کی جب سازِ دل کو چھیڑا تھا

وہ جنّت کی تصویر ابھی مری آنکھوں سے ٹپکتی ہے
اک موجِ طوفاں لے آئی جو کہ خدائی تھپیڑا تھا

مجھے عمرِ رواں میں جو یاد آیا مرا بچپن واپس لوٹا دو
میں اپنی حقیقت کو بھول گیا مرا جوگی والا پھیرا تھا

معذور و مجبور بھی تھا پھر کیوں دعویٰ مختاری کا
مری ڈوبی کشتی ساحل لگی طوفانوں نے کافی گھیرا تھا

## (۴۶) شوق اور ارماں

سینکڑوں ارماں مٹے ارماں رہا اک پیار کا
شوق دل کو بخشا ہے آپؐ نے دیدار کا

درد دل کو جو دیا یہ مہربانی آپؐ کی
دے دیا ہمیں بھی تحفہ آپ نے دلدار کا

بے خبر ہم کو رکھا اور باخبر بھی کر دیا
دے دیا ہم کو جو پھول آپ نے گلزار کا

تقدیر کے مالک ملے تو مٹ گئیں تدبیریں
آ گیا ہے اب تو موسم کرم کی بہار کا

دوزخ ہم کو ملا تو آپ بھی ہوں گے وہیں
زاہد ہم کو دے رہے ہیں کیوں خطر اس نار کا

مومن کا بخشا دل کرم ہے یہ آپؐ کا
کیوں امانت لینے سے کانپے دِل کفّار کا

# (۴۷) عشق کی حرارت

بڑی دل کی تمنا ہے حرارت دل میں پیدا ہو
فیضِ کرم جو ہو تیرا سخاوت دل میں پیدا ہو

ابھی منزل بہت دور ہے سہارا آپ کا چاہیئے
جوانمردی ہماری ہو شجاعت دل میں پیدا ہو

بڑی دل کی امیدیں ہیں کہ اک دن روشنی ہوگی
جو شمع دل کی روشن ہو تو چاہت دل میں پیدا ہو

عشق سینے میں بھر دیتا ہے حل مشکل کشائی کا
یہی گرمی سبب ہو پھر حرارت دل میں پیدا ہو

نکر اس کا نہیں مجھ کو جو سینہ مرا جل جائے
کنارا غیر سے کروں تو فرحت دل میں پیدا ہو

اوّل ہو ثنا تیری آخر ہو دعا مری
یہی ہے بس رضا مری کہ الفت دل میں پیدا ہو

## (۴۸) اِقرار

پیار کو ہم نبھائیں گے ہم سے کوئی اقرار کرے
اللہ اس سے پیار کرے جو بھی ہم سے پیار کرے

صادق الفت کا تقاضا حاصل ہے دیدارِ حق
قول کرم کے سچے ہیں بات کھری مزے دار کرے

ہم رہتے ہیں اس نگر میں جس میں اپنا یار ملے
راہ کٹھن آساں ہو جائے پیدا کوئی غم خوار کرے

دیکھ کے دشمن ہم سے بھاگے پاس ہمارے آئے نہ
گھر سے نہ لے پیار کا سودا گلی گلی پکار کرے

سخیوں کے گھر پیار ملے ولیوں کے گھر یار ملے
جنت کی حوریں کیا شے ہیں گر کوئی طلبِ یار کرے

الفت کا رنگ دینے والے صادق معشوق ہوتے ہیں
بھر بھر جام پلاتے ہیں گر کوئی تن من وار کرے

## (۴۹) من کی باتیں

ضرورت ہے اک سمجھنے کی مرے من کی باتیں ایسی ہیں
لب پہ لائی نہ جائیں سب بس دل کی حقائتیں ایسی ہیں
بیتاب نہ ہو ارماں نہ کھا منزل تو اب دُور نہیں
من میں ڈوب کے دیکھ ذرا تیرے دل کی وُسعتیں ایسی ہیں
یہ تیری خوش نصیبی ہے وہ تیرے قریب ہی رہتے ہیں
کر دل سے دُوری دور سجن پھر دیکھ یہ ساعتیں ایسی ہیں
بھُولے سے کہیں نہ رُک جانا ابھی تو آگے بڑھنا ہے
رسمِ وفا کے گیت سُنا کچھ تیری براتیں ایسی ہیں
یہ کرم ہے سارا آقاؐ کا اور داد اپنے خداوند کی
دنیا سے نجات دلاتی ہیں واللہ یہ چاہتیں ایسی ہیں

---

## (۵۰) فراقِ یار

دیکھو فراق یار کو کہ ہے کتنا بڑا غم
دکھایا بھی نہیں جاتا کہ ہے کتنا گہرا غم
صدمے جُدائی کے کبھی سہنے بھی پڑتے ہیں
کبھی بہار کے جھونکے کبھی ہیں خزاں کے ستم

فرقت کی کبھی گھڑیاں جو آ یاد رستاتی ہیں
کبھی اس دل کو یارا ہو کبھی نکلے مرا دم
جگر کو تھام لیتا ہوں جو محفل یاد آتی ہے

ہم نے بھی دیئے ہیں یار تیری بزم میں قدم
خداوندا کریمی سے یہ فرقت مجھ سے دور کر
گہرے ہوئے جاتے ہیں مرے دل کے اب زخم

کرم کرنا خدا را اب ہے واسطہ ذاتِ اقدس کا
غم سہنے کی طاقت دو رکھنا کرم کا بھرم

---

## (۵۱) رموزِ حق

رموزِ حق جو سمجھے کرم اس پہ ہو بے شمار
ساحلِ امید پہ رکھے یقیں بخشش سے ہو ہمکنار

ثابت قدم جو رہا راہِ سلوک و عشق میں
انسانیت کا خمیر ہے آدمیت کا وہ خمار

جو حال میں اپنے مست رہا نہ ہوا کبھی معترض
اپنے مولا کا دم بھرے مزاج میں ہو بردبار

رہتی دنیا تک رہے محنت بھی انتھک کرے
کام دوسروں کے وہ آئے زندگی پائے باوقار

منزلیں گر ہوں کٹھن ہمت کبھی نہ ہارنا
من کی دولت لوٹنا حُسن میں آئے نکھار

گناہ تو ہیں گو بے شمار رحمت کرم ہے بے حساب
صدقۂ لَا تَقْنَطُوْا ساحلِ اُمید جو ہو کنار

## (۵۲) وِرد و وظیفہ

یار کے نام کا وِرد وظیفہ صبح و شام کو پڑھتا جا
اپنے سینے کو روشن کرتے علم سے جھولی کو بھرتا جا

عظمت پہ قرباں ہو جانا یار کی صُورت دیکھتے رہنا
پیار کی راہیں گو کٹھن ہیں دھیرے دھیرے چلتا جا

حق الیقیں پیدا ہوگا جونہی قلب جاری ہوگا
سودا ہے یہ توکل کا بحرِ عشق میں اُترتا جا

تیرا یار تنہا بیٹھا ہے اپنے من کے محلوں میں
بامِ محبت تک جانا ہے پیار کا زینہ چڑھتا جا

حقیقت کھُل ہی جائے گی واصلِ یار ہو جانے پر
یار کے نام کو جپتے رہنا ہر دم ذکر تو کرتا جا

## ۵۴ بھول اور یاد

بھلاتا لاکھ ہوں لیکن برابر یاد آتے ہیں
تقاضا ہے یہ اُلفت کا سراسر یاد آتے ہیں
گھڑی تنہائی کی جب بھی کہیں مُیسّر ہوتی ہے
رُلاتے ہیں بڑے آکر وہ اکثر یاد آتے ہیں
سرمایہ یہ یادوں کا جو بخشا ہے مجھ کو
جنہیں سر پہ رکھا بھر کر وہ گاگر یاد آتے ہیں
بھر بھر کر پیالوں کو پلائی مجھ کو ساقی نے
جو ساقی نے پلائی ہے وہ ساغر یاد آتے ہیں
یہ ان کی نوازش ہے یا کہ مہربانی ہے
ہم تو بھول جاتے ہیں وہ مگر یاد آتے ہیں

کرم کیا حشر کرتے ہیں جو پیار نشتر کرتے ہیں
جہاں جہاں پہ دیکھا وہ نگر یاد آتے ہیں

○

# (۵۲) حقیقی عشق

حقیقی عشق ضامن ہے ایماں کی سلامت کا
ہر گھڑی یہ دیتا ہے اشارا جو قیامت کا

پانی سے نہیں ڈرتا طوفانوں سے نہیں ڈرتا
کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کی ایسی جرأت کا

ریاضت کی ہے بُو اس میں نُما جلوہ ہے آتش کا
توکل دل میں رکھتا ہے اللہ کی قرابت کا

کفر اور شرک بھاگے بھگاتا ہے یہ شیطاں کو
سدا پہرہ یہ دیتا ہے محمدؐ کی عدالت کا

کبھی رونا کبھی ہنسنا یہ دستورِ محبت ہے
خاک میں جو مل جائے پتہ چلتا ہے قیمت کا

خُدا کے فضل سے ملتی ہے ہر اک شے زمانے میں
عشق صادق بتاتا ہے صحیح رستہ صداقت کا

## لطیف خیال

۵۵

خیالِ یار سے اچھا کوئی خیال نہیں
اب کیا مثال دوں کوئی مثال نہیں

صُورت سے صُورت نکلی کیسی صُورت نکلی
جمالِ یار سے اچھا کوئی جمال نہیں

خُوبی سے خُوبی بڑھ کر وصف سے وصف اعلیٰ
کمالِ یار سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں

مُدعاءِ موت ہی تو مُدعاءِ زندگی ہے
جو عام لوگ پائیں یہ ایسا حال نہیں

خیالِ یار میں ہی بالطف زندگی ہے
اب کرم پیار کی تو کوئی مثال نہیں

---

## مُحبّت کے اثرات

۵۶

محبت کو پرکھنے کی مہارت کون رکھتے ہیں؟
انہیں ہی یہ تجربہ ہے جو دل بیدار کرتے ہیں

محبت کرنے والوں کا کبھی انجام سوچا ہے؟
جہاں دونوں میں ہیں زندہ عجب ہی موت مرتے ہیں

عشق ہی لا دوا آخر عشق کو ہی بقا ممکن
سرِ تسلیم خم ہو کر جو عاشق قدم رکھتے ہیں

محبت میں لازم ہے گلہ، شکایت نہ کرنا
جنہیں شکوہ بجا ہوگا امارہ پیٹ بھرتے ہیں

محبت میں جو دل روٹھے تو لاکھوں کو رُلا ڈالے
محبت کے تو خوں آنسو دریاؤں میں گرتے ہیں

محبت رنگ لاتی ہے اگر الفت حقیقی ہو
اہلِ دل قدر پائیں جو محبت کرتے ہیں

## (۵۷) اُلفت کا بھنوّر

الفت سے تیری جو ہمکنار نہیں ہے — تیری ذات پہ اس کو اعتبار نہیں ہے

سرور و کیف کی لذّت سے نا آشنا — دل کی بیقراری سے دوچار نہیں ہے

حُرمت کفِ نقشِ پا وہ کیا جانے — جو تیری الفت کا پرستار نہیں ہے

تیرے سودائی پہ قرباں جاؤں صد بار — جس کے سودوں میں بالکل ادھار نہیں ہے

اُلفت کے بھنوّر میں جو پھنس گیا

زندگی بھر کے لئے اسے قرار نہیں ہے

---

## (۵۸) جلوۂ جاناں

جلوۂ جاناں سامنے ہو تقاضاءِ الفت تو یہی ہے

مخمور بھری نگاہ ہو یادۂ الفت تو یہی ہے

پُر کیف طبیعت پا کر ہی آنکھیں ہوں پُر نم

منازلِ الفت میں بھلا لطافت تو یہی ہے

شوق سے یار کے قدموں میں جا کے مرنا

نرالی اور اعلےٰ یارو شہادت تو یہی ہے

وہ حلقۂ یاراں میں جس طرف آئیں نظر

اِدھر ہی دیکھتے رہنا اصل عبادت تو یہی ہے

دل کی آنکھ جو کھل جائے تو تجھے دیکھوں
مرد قلندر کی فقط ضرورت تو یہی ہے
کرمؔ نے یار کی نگاہوں سے جو بھانپا
عارف بنادیا نقیب کی کرامت تو یہی ہے

---

## (۵۹) محبت کا اظہار

محبت میں تو لازم ہے کبھی اظہار نہیں ہوتا
اگر اظہارِ الفت ہو تو پختہ پیار نہیں ہوتا
محبت میں کہاں ممکن کہ تکرار ہو جائے
کرتے ہیں جو تنقیدیں انہیں اعتبار نہیں ہوتا
جو ہستی کو اپنی مٹائیں نہ باطن کو وہ کیا جانیں
کہاں جائے دوئی ان کی جنہیں دیدار نہیں ہوتا
رفیع منزل کو نہیں پاتے عروج پہ وہ نہ پہنچیں
عمل کرتے تو ہیں اچھا مگر لگاتار نہیں ہوتا
خلوصِ دل کے سجدے کبھی رائیگاں نہیں جاتے
کہاں منظور وہ سجدہ جو پیشِ یار نہیں ہوتا
خیالِ یار میں رہنا محبت کا بھرم رکھنا
کرمؔ ایسے نہیں ہوتا جو دل میں پیار نہیں ہوتا

## (۶۰) بے درد زمانہ

بے درد زمانہ کیا جانے دستورِ محبت کیا شے ہے
بے درد لوگ نہ سمجھیں منظورِ محبت کیا شے ہے

خنجر کا زخم مل سکتا ہے الفت کے زخم کب سلتے ہیں
عاشق لوگ ہی جانیں اِک جَورِ محبت کیا شے ہے

یہ سودا مہنگا ملتا ہے اصولِ محبت اور ہی ہے
دُنیا کا طالب کیا جانے مجبُورِ محبت کیا شے ہے

قلب کو راحت ملتی ہے دردِ دل جو بڑھتا ہے
بینا آنکھ ہی دیکھے ظہورِ محبت کیا شے ہے

تن سے عداوت رہتی ہے خُونِ جگر جب جلتا ہے
دنیا کے بچارے کیا جانیں کہ حُورِ محبت کیا شے ہے

کرم کی باتیں ایسی ہیں کماں سے جیسے تیر چلیں
صاحبِ نظر کوئی ہی جانے کہ حضورِ محبت کیا شے ہے

# لباسِ بشر

لباسِ بشر پہنا ہے مگر الفت نہیں رکھتے
وہ خالی لوٹ جاتے ہیں جو دل کا خرمن نہیں بھرتے

محبت کرنے والے تو پینے سے نہ باز آئیں
جو جامِ معرفت پی لیں وہ دُنیا سے نہیں ڈرتے

لطف اندوز ہو رہنا لطف و کرم ہونے پر
حرص سے باز رہتے ہیں جو عشرت پہ نہیں مرتے

حُسن پہ فدا ہونے کا بڑا ہی ناز کرتے ہیں
فقط دیدار کے طالب حشر برپا نہیں کرتے

وہ کیا دل ہوتا ہے جو دردِ دل نہیں رکھتا
فقط دنیا جو رکھتے ہیں حق پہ وہ نہیں مرتے

محبت پہ تو مرنے کا شیوہ ہی نرالا ہے
عنوانِ محبت کو مرد رسوا نہیں کرتے

عجب ہے زندگی یارو قبل از وقت ٹل جائے
جو جامِ جاوداں پی لیں وہ دُنیا سے نہیں مرتے

دستِ مُصطفائیؐ تو دلوں کو رنگ دیتے ہیں
جو مانگیں شُہرت دُنیا خودی کو لا نہیں کرتے

## (۶۴) طریقت کے اوراق

محبت میں ادب سے جو ورق الٹے طریقت کے
خوشبو بھرے ہاتھوں لگے جو گل پائے حقیقت کے

یقیں ہوا جونہی مجھ کو خدا کی ربوبیت کا
خدا کی مہربانی سے گوہر پائے جو معرفت کے

مٹا کے اپنی ہستی کو چھپا کے اپنی الفت کو
بڑے ہی لطف پائے ہیں مزے لوٹے محبت کے

خدا جانے تڑپنے میں کسر کیا اور باقی ہے
ہزاروں بار لوٹے ہیں مزے مولا کی چاہت کے

خدا کے واسطے جینا خدا کی راہ میں مرنا
اسی میں زندگی پائی قبل از قیامت کے

کرم کو ناز کافی ہے تیری اس عنایت کا
ذوق و شوق جو بخشا ملے ہیں یہ رفاقت کے

# (۶۳) ایک عاشق سے ہمکلامی

کسی عاشق سے پوچھا جو کیا عشق میں مزا ہے!
کہنے لگا وہ مجھ سے کہ عشق کما کے دیکھیۓ
عاشق سے میں نے پوچھا کہ غم کیا ہے شے؟
کہنے لگا وہ مجھ سے کہ غم کھا کے دیکھیۓ
عاشق سے میں نے پوچھا کیا دل پہ گزری؟
کہنے لگا وہ مجھ سے کہ آزما کے دیکھیۓ
عاشق سے میں نے پوچھا کہ عشق شے ہے کیا؟
کہنے لگا وہ مجھ سے کہ چوٹ کھا کے دیکھیۓ
عاشق سے میں نے پوچھا وفاء عشق کا!
کہنے لگا وہ مجھ سے کہ سر کٹا کے دیکھیۓ
عاشق سے میں نے پوچھا کہ راہِ صدق بتایۓ؟
کہنے لگا وہ مجھ سے کہ اپنی ہستی مٹا کے دیکھیۓ

عشق میں دانائی کرتم چلتی کہاں ہے!
گوہرِ نایاب نادانی میں پا کے دیکھیۓ

○

## (٦٤) یار کی پرکھ

جب سے تجھ سے پیار ہؤا ہے اور کسی کو دیکھا نہیں
پنے من میں ڈوبا رہا ہوں اور کسی کو پرکھا نہیں

یار سے یار کے یار ملے کیسے کیسے دلدار ملے
نظروں میں اِک یار رہا ہے دل میں اور بسا نہیں

جلوۂ جاناں دیکھا کیسے نظرِ کرم سے دیکھا ہے
خوبصورت ہے یار اپنا یار سے کوئی اچھا نہیں

یہ ہے تیرے کرم کا تقاضا پیار سے جو مجھ کو نوازا
پیار کی راہوں میں چلتے چلتے جی تو کبھی یہ تھکا نہیں

خاک ہو کر کرمؔ نے تیری راہگذر کو ہمیشہ ڈھونڈا
دھیرے دھیرے چلتا رہا ہوں قدم تو کبھی رکا نہیں

---

## (٦٥) دیوانوں کا حال

دیوانوں کا حال نہ پوچھو دیوانے کیا کرتے ہیں
عشق کی باتیں کرتے ہیں کام تو اچھا کرتے ہیں

تن سے عبادت کرتے ہیں من کی دولت لٹاتے ہیں
ی [illegible]ت کرتے ہیں کیسا یہ سودا کرتے ہیں

عشق دیوانہ کرتا ہے دنیا سے بیگانہ کرتا ہے
عقل کہاں دیوانوں کو یہ سودا مہنگا کرتے ہیں

پہلے موت یہ مانگتے ہیں عشق کی آگ میں کُودتے ہیں

یہ ڈرتے نہیں ہیں مرنے سے زندگی سے کنارا کرتے ہیں

کوئی لیلے بنا کوئی مجنوں ہوا دستور ہے یہ دیوانوں کا
دُھوپ چھاؤں کی خبر نہیں یہ کیسے گزارا کرتے ہیں

محبوب کا نام ہی جپتے ہیں اپنا نام بتاتے نہیں
دیوانہ کیا انہیں عشق نے یوں نام پکارا کرتے ہیں

---

## (۶۶) عشق اور عقل کا جھگڑا

عشق کہتا ہے کہ پامال ہو جا
عقل کہتی ہے کہ خوشحال ہو جا

عقل پہ ہے ہر حال عشق غالب
عاشق ہو اگر مولا کا طالب

عقل مانگے آرام و آسائش
عشق ڈھونڈے غم و الم ! ستائش

عشق ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑے
عشق زنجیر قید کو بھی توڑے

عشق آگ میں جا کے کُودے
عقل حشمت کا تخت ڈھونڈے

دیوانے دونوں ہیں عقل و عشق
دونوں کے جُدا جُدا ہیں سبق

عشق کا مدرسہ عقل نہ دیکھے　　عشق کا سبق عقل نہ پڑھے
دونوں کا جھگڑا ہے روزِ ازل سے
دونوں میں ہے امتیازِ عمل سے

---

## ۶۷　محبّت اور دِلبر

محبت رنگ دے جاتی ہے جب دل دل سے ملتا ہے
بڑی مشکل تو یہ ہے کہ دلبر بڑی مشکل سے ملتا ہے
ہزاروں سال لگتے ہیں کہ دل گلزار کرنے میں
طریقت میں سُراغِ زندگی یہ کسی منزل سے ملتا ہے
تڑپ رہتی ہے دل میں جو کہ غنچۂ دل کھِلنے کی
الفت کا گوہر نایاب ذکر و فکر و شُغل سے ملتا ہے
محبت میں تقویٰ اور یقیں سے ہی ثابت قدمی ہو
حقیقت کا سرا آخر بڑے صبر و تحمّل سے ملتا ہے
دستورِ محبت تو حاصل ہوں طریقت کے مدارس سے
خدا کے کرم سے یہ داخلہ بھی کسی کامل سے ملتا ہے
علی احمد صابرؒ سے پوچھو جا کے کیسا ہے رنگِ صابری
یہ رنگ کرم پیارے ہ بابا فرید جیسے عامل سے مِلتا ہے

# (۶۸) مُحبّت کا مقام

چھن جاتا ہے جب دل کا سکوں بدنام محبت ہوتی ہے
سامانِ راحت و سکونِ قلب پیغام محبت ہوتی ہے

جب یاد کسی کی آتی ہے ارمانوں کو گرماتی ہے
دریائے الفت رَواں دواں صبح و شام محبت ہوتی ہے

اُلفت کے خمیرے سے اِنساں جو بھی مکمل ہوتا ہے
مولا کریم کا عطیّہ ہے کب عام محبت ہوتی ہے

پیار بھرے دل کا ملنا ہیرے کے ملنے سے کم نہیں
اندازِ محبت اعلیٰ ہے الہام محبت ہوتی ہے

عروج پہ الفت کا ہونا آغاز عشق کا ہوتا ہے
عشق کے معجزے ہوتے ہیں جب بام محبت ہوتی ہے

کوئی غیر نہیں بستا من میں جب عشق دوبالا ہوتا ہے
جب گوشہ نشینی ہوتی ہے گمنام محبت ہوتی ہے

رنگیں داستاں الفت کی جو رہتی دنیا تک رہے
پرواز محبت کا آخر مقام محبت ہوتی ہے

# (۶۹) حُسن و عشق

حُسن والے جو نہ ہوتے تو عاشق پھر کہاں ہوتے
نہ یہ زمیں ہوتی نہ ہی آسماں ہوتے
حُسن و عِشق کے سب پیدا کردہ ہیں خوشی و غم
نہ ہی کوئی خوشی ہوتی نہ ہی آہ و فغاں ہوتے
نہ لطفِ بہاراں یہ نہ خزاں کے جھونکے
نہ بُلبُل کی صدا ہوتی نہ کوئی گُلستاں ہوتے
فقط احمد کی ہستی نے یہ رونقِ جہاں بخشی
نہ آدم کا ظہور ہوتا نہ عہد و پیماں ہوتے
لذّتِ آشنائی کی کیفیت کو کہاں پاتے
سرُور و کیف سے عاشق آشنا کہاں ہوتے
حُسن والوں کی خاطر ہی تخلیقِ جہاں ہوئی
نہ ارض و سما ہوتے نہ کون و مکاں ہوتے

## (۷۰) محبّت کا خط (خطِ مستقیم)

انساں انساں سے ملے کوئی شے تو ملانے والی ہے
دونوں طرف اِک اُلفت ہی دل کو لبھانے والی ہے

اصول کے میل جو ہوتے ہیں دستور کے ہوتے ہیں
نزدیک بھی ہو جاتے ہیں لوگ جو دُور کے ہوتے ہیں

محبّت کی حقیقت کو جو سمجھے وہی جانے
اپنے بھی کر لیتی ہے یہی اُلفت جو بیگانے

حرص و طمع سے پاک ہو غمِ دنیا سے بیباکی
حق شناسی کراتی ہے دل کی فقط ہی پاکی

---

## (۷۱) گُل نوبہار

کُھل گئی مجھ پہ حقیقت گُلِ نوبہار کی
جب سے ملی ہے مجھے صادق سار پیار کی

فُرقت کی گھڑیاں دُور ہوئیں مجھ سے
جب سے ملی ہے مجھے نوری جھلک دیدار کی

تیرے تصوّر کو چھوڑوں یہ مرے بس میں نہیں
حق کا دیدار ہے تصویرِ اپنے یار کی

دل کی کشتی کو خطراب نہیں منجدھار کا
مرے مولا نے یہ کشتی کئی بار پار کی

دل و جاں قرباں ہیں اِک تیرے دیدار پر
روزِ آخر تک رہے گی طلب جو دیدار کی

عشق کی بھٹی میں دُھلے مرے عِصیاں آخر
بات تیرے کرم کی ہے بحرِ بے کنار کی

---

## (۷۲) دِل کا گُلستاں

کِھل چکا ہے اب تو یارو دِل کا گُلستاں مرا
یار کا دیدار ہی ہے خوشیوں کا ساماں مرا

حد کہاں ہے اب بھلا وُسعتِ شوق کی
ترجمانِ حال ہے ابھی تو جہاں مرا

دل و جاں قربان ہیں ہر ادائے یار پر
زمانہ لے گا یہ کیا ابھی امتحاں مرا

تیری ہی تصویر تو مری اِک جاگیر ہے
رُخ تیرا ہی رہا جو کعبے کا نشاں مرا

تیری دید عید ہے دید ہی توحید ہے
شوقِ دید کے بغیر ادھورا ہے ایماں مرا
کرمؔ مانگے یہ دُعا کہ یار سلامت رہے
مرکزِ ایماں رہے اِک یار کا آستاں مرا

---

## (۷۳) جمالِ حُسن

تیرے جمالِ حُسن نے اپنے رنگ دکھا دیئے
تیرے جلالِ رُخ نے گناہ مرے چھپا دیئے
غم نہ فکرِ معاش کا بے فکر ہے زندگی
تیری اطاعت میں مرے غم سبھی بھلا دیئے

خداداد ہے ہر عطا یہ عطائے دردِ دِل
اغراضِ دنیا کے محل تو نے سب گرا دیئے
اِک غم کے صلے میں ملیں ہزاروں نعمتیں
تیرے شوق نے مرے سوئے ارماں جگا دیئے
جاگ اٹھا ہے ضمیر اب بتا میں کیا کروں
دشمنوں کے سب چراغ تُو نے جو بُجھا دیئے
توڑ دیں زنجیریں جو غلامی کی حضورؐ نے
کرمؔ نے بھی پیار کے افسانے دُہرا دیئے

## (۷۴) موسمِ بہار

آنکھوں میں پیار کس کا موسم بہار ہے کیسا
اے دل ہمیں بتا دے نشہ خمار ہے کیسا

بے چین ہو رہے ہیں دو نین رو رہے ہیں
کچھ بھی خبر نہیں ہے ہم کیسے کھو رہے ہیں

دل میں یہ کون آیا فوراً سما گیا ہے
ارفع کی کچھ خبر بھی ہم کو بتا گیا ہے

خود حُسن لے لیا ہے ہمیں عشق دے دیا ہے
اِک دردِ دل کے بدلے ہر غم کو لے لیا ہے

سنورنے کی نہیں ضرورت جب حُسن ہو سوایا
سونے کی نہیں حاجت جب عشق ہو سوایا

جھگڑا کہاں حُسن سے جب عشق زور مارے
یہ کرم ہے حقیقت نہ مردِ ہمت ہارے

## (۷۵) پیار کی مُورت

ہم نے تو سمجھا بُتِ کافر پیار کی مورت نکلی

ایسا یار نے دیکھا ہمیں اظہار کی صُورت نکلی

یوں تو حَسیں اور بھی ہیں دُنیا میں لیکن
یار کی صورت سب سے اعلےٰ خوبصُورت نکلی

اب حجاب اٹھائیں اپنا کتنا اچھا ہوگا
مُنہ سے کچھ کہا نہ جائے ایسی صورت نکلی

مرشد کے کرم سے اپنے سارے کام ہوتے ہیں
بغض وکینہ دل سے نکلے اور کدورت نکلی

بات کرمؔ کی سمجھیں تھوڑے اہل بصیرت لیکن
تیرے کرم سے جو کچھ لکھا بڑی بصیرت نکلی

---

## (۷۶) کلمے کی تلوار

ہر آرزو کو رنگ ملا اِک نگاہ یار سے

دل کا جو زنگ اترا کلمے کی تلوار سے

تیرے کرم کی نگاہ اِک نسخۂ حیات ہے
ہے کرامت اللہ کی جو پھول بنے خار سے

حالِ دل بدل دیا اِک مری سرکارؐ نے
پھولوں بھرا چمن ملا اپنے ہی سنار سے
پانچوں اُنگلیاں تیری گھی میں ہیں اے کرمؔ
جو مُشرف ہوگیا ہے حق کے دیدار سے

---

## (۷۷) سُپردِ خویش

دل کا خُدا ہے مالِک اس کے حوالے کردے
گُلشن میں داخل ہوکر جھولی گُلوں سے بھرلے
حق کو سمجھ اے ناداں تیری جاں ہے اِک امانت
سُپردِ خویش ہوجا نہ ہو کہیں خیانت
فوراً لگادے غوطہ تیرا دل ہے اِک سمندر
لعل و جواہر ہیرے پائے گا اپنے اندر
تیرا کرمؔ بھی دِل ہے کس کو دیا ہے آخر
یہ دردِ محبت کا کس سے لیا ہے آخر
مُجھ کو گدا ملی ہے یہ نقیب الاولیاؒ سے
کچھ اور بھی ملے گا اُمید ہے خُدا سے

## ۷۸ ضمیر کی آواز

مرا حال ہی نہ پوچھو غیروں میں بسنے والو
اب دُور مجھ سے رہنا دُنیا کو رکھنے والو

تم بھُولے اپنی انجمن غیروں سے رشتہ جوڑا
اپنی خبر نہ لی خود اوروں پہ ہنسنے والو

میراث سادگی کی چھوڑی ہے تم نے کیونکر
جھُولی میں کھوٹے سکّے سونا پرکھنے والو

جب سو گیا ضمیر ہو تقدیر پھر کرے کیا
دامن میں خاک چھوڑی موتی برسنے والو

کرؔم کی یہ دُعا ہے اللہ تمہیں پناہ دے
کشمیر کو بھی ڈھونڈو پیرس میں بسنے والو

---

## ۷۹ کمال کی دُنیا

تیرے حُسن و جمال تیرے کمال کی دُنیا     کہاں تک پہنچی ہے مرے خیال کی دُنیا

مرے تصوّر میں یہ گماں تک نہ تھا     جو کر ملی ہے مجھے اب حال کی دُنیا

مرے ہی عالم کو افسانہ بنائے رکھا
حقیقت نظر آئی تیرے مہ و سال کی دُنیا

پنے ہی سینے میں ہوتا ہے فطرت کا راز — کہیں تو بے مثال ہے کہیں جمال کی دُنیا
کہاں سے لاؤں الفاظ بیاں کرنے کو — تیرے فضل سے ملتی ہے یہ حال کی دُنیا

باکمال لوگ جو پہنچیں عُروج پر
کرمؔ بنا ڈالیں وہ نئی کمال کی دُنیا

---

## (۸۰) دِل کا ارماں

خاک میں تُو نے ملا کے رکھ دیا — نہ بنا تو کچھ بنا کے رکھ دیا
تیرے جنوں کو پاکر اِک جہاں ملا اور — پُرانا آشیاں مرا تو نے جلا کے رکھ دیا
عشق عطا کیا کہ غضب کیا اے یار — ناز سے کیا کیا دل پہ اٹھا کے رکھ دیا
دل اپنی محبت میں گرفتار یوں کیا — یقیں جو پیار میں تو نے جما کے رکھ دیا
اب ڈھونڈتی نہیں نظر اور کسی کو — کرمؔ کو تیرے پیار نے آخر بنا کے رکھ دیا

---

## (۸۱) اللہ کے لئے مرنا جینا

قدموں کو اٹھا کچھ کر کے دکھا کچھ کرنا ہے
تو نے اللہ واسطے جینا ہے اللہ کیلئے ہی مرنا ہے
سب لوگ لگے ہیں کاموں میں کارِ ثواب یہی ہے
پھُونک پھُونک کر چلنا ہے قدم جہاں بھی دھرنا ہے

بازو تیرے ہیں قوّتِ یزداں ان ہاتھوں سے کام کرو
رہ نہ جانا بھنور میں پھنس کر ساحلِ اُمید کو تکنا ہے

خیالِ یار میں رہتے ہوئے پختگی اک عزم میں رکھنا
دھیرے دھیرے چلتے جانا دشمن دوست پرکھنا ہے

محنت اور مزدوری کرنا شیوہ ہے مردِ مجاہد کا
اپنی سوچوں میں ہی رہنا بحرِ حق میں اُترنا ہے

مولا کی عظمت کے ڈنکے بجتے ہیں ارض و سما میں
اپنے آباؤں کا نام تو نے اُونچا کرنا ہے

ادب و حیا کا زیور پہنے درسِ محبت دیتا جا
اس دنیا میں رہ کر کرمؔ یار کا بھرم رکھنا ہے

---

## (۸۴) مروّت کے مجسّمے

مروّت کے مجسّمے ہوں ایسے انسان پیدا کر
حُبِّ خُدا جو دل میں رکھیں ایسے ذی شان پیدا کر

لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جذبہ خاص خدمت کا
محبت اور یقیں والے ایسے ایمان پیدا کر

خدمت میں رہیں کوشاں کریں بے لوث خدمت جو
ہر اک کا بھلا سوچیں ایسے جوان پیدا کر

خُداوندا کریمی سے اب سب پہ بھلا کرنا
سمجھیں جو حقیقت کو ایسے مسلمان پیدا کر

بلندی پہ ستارا ہو رہے اذکار کا چرچا
کھُلی فضاؤں میں گونجیں ایسے سامان پیدا کر

امن سے زندگی گزرے جو اتحادِ مُسلم ہو
لطف وکرم سے اپنے تو ایسے جہان پیدا کر

---

## توبہ اور سجدہ

(۸۳)

پیشِ امام جو حاضر ہوں تو لُطف ہے سجدہ کرنے کا
دنیا میں نہیں لوٹ کے آنا وقت ہے توبہ کرنے کا

بندگی کا عرُوج یہی ہے مقبول جو سجدہ ہو جائے
محنت زیادہ لگتی ہے وقت ہے حیلہ کرنے کا

بندے کا ہو جانا بندہ کثیر لُطف ہے بندگی میں
آدمی پر منحصر ہے اک دل سے فیصلہ کرنے کا

جس نے جوانی میں توبہ کی ہو وہی خوش نصیب ہے
بہتر وسیلہ ہوتا ہے اِک پُختہ تقویٰ کرنے کا

ابرِ کرم برسے جب دروازے کھُلتے ہیں توبہ کے
جلوہ جاناں سامنے ہو تو لطف ہے سجدہ کرنے کا

توبہ کی حقیقت کو مجھے مرشد نے بتلایا ہے
توبہ میں جو ضروری ہے ہموار رستہ کرنے کا

بندگی کے چند گُر ہوتے ہیں یار کو اپنے منانے کے
سینہ منوّر چاہیئے ضروری پیدا جلوہ کرنے کا

دِل میں کعبہ اترے ایسے کوئی نگاہ میں اور نہ ٹھہرے
عاشق کی ہے بڑی ضرورت سیدھا قبلہ کرنے کا

---

## (۸۴) لگاتار محنت

محنت جو کرتے نہیں لگاتار
غم کھائے ان کی فکرِ روزگار

تعلیم کا جو بھی رکھیں لحاظ
وقت سے پڑھیں وہ بچے ہونہار

وہ لوگ دانے دانے کو ترسیں
بوجھ ہو جن کے لئے کاروبار

شخصیت ان کی ابھرے کبھی نہ
بچوں کو جن کے بگاڑے پیار

جوانی میں جا کے ہو جائیں باغی
جنہیں نہ ہو کام سے سروکار

فرشتے اٹھائیں کیونکر انہیں
جنہیں جاگنا ہو نہ خود درکار

حقیقت کبھی نہ ان پہ عیاں ہو
زندگی کو گزاریں جو بس دیوار

## (۸۵) اَدبِ رُوح

بندہ خُدا کو یاد کرے ذکرِ خدا دلشاد کرے
یوں وقت نہ کوئی برباد کرے ہر جی خدا کو یاد کرے
عارف ہی حق کو پہچانے ادبِ روح کو جو جانے
زندگی ہے یہ عہد و پیماں دل کو کوئی آباد کرے
بندہ کا بندہ دیکھتا ہے جیسے پُوجھتا ہے ایسے پُوجتا ہے
جو سمجھا ہے زندگی کا مُدّعا وہ دنیا کو خیرباد کرے
حق کو مانا نہیں جاتا حقیقت منوا لی جاتی ہے
جب بات سمجھ میں آتی ہے تو بندہ حمد و حماد کرے
اے ذاتِ اقدس بندہ نواز کرم پہ کرم کر دینا
کبھی نماز ہو نہ قضا قیدی نہ کوئی صیّاد کرے

---

## (۸۶) غفلت

سوچتا بھی ہوں دیکھتا بھی ہوں پھر میں کیوں دُور بھاگتا ہوں
سنتا بھی ہوں سمجھتا بھی ہوں پھر میں کیوں مجبور جاگتا ہوں

کھاتا بھی ہوں پیتا بھی ہوں پھر میں کیوں فتور ڈالتا ہوں
دوزخ وجنّت سے باخبر ہوں میں پھر میں کیوں حُور مانگتا ہوں

عمل کے بغیر کرمؔ زندگی کہاں ہے
پھر میں کیوں جلوۂ طور مانگتا ہوں

---

## (۸۷) دِل کی پُکار

پکار میرے دل کی بڑے ہی دُور تک ہے مرے دل کی التجا ہر اپنے حضور تک ہے
میں جہاں جہاں بھی رکھوں اپنا اٹھا کے قدم اپنا تصوّر تو بس اِک قصوُر تک ہے
نگاہِ شوق مری نہ ٹھہرے یوں اب تو جلوؤں کی یہ حاجت اپنی تو طوُر تک ہے
خیالِ یار سے اچھا کوئی خیال نہیں ہے مرا خیال تو اب اپنے حضوُر تک ہے

ارض وسما میں سب ہیں تیرے ہی یہ جلوے
کرمؔ کی نظر تو اِک بس تیرے نوُر تک ہے

○

## (۸۸) حق پرستی

باوضو! باشعور ہو کے حق پرستی ادا کر
ذکرِ دوام و باحضور دل کو باخدا کر
اصل نماز ہے یہی رُو برو ہو ذاتِ حق
صورتِ ظل کو پاکر حق کی بقا کر
دم میں دم آجائے گا اللہ اللہ کر ذرا
اِلّا اللہ سے ہو بقا اپنے قلب کو صفا کر
آبِ چشم ہے وضو تیرا اور دِل ہے خدا کی عطا
عاجزی و انکساری سے شکرِ خدا بجا کر

دو جہاں کو لوٹنا ابدی دولت کو سمیٹنا
رَب کو اپنے پاکر ہستی کو اپنی فنا کر

○

## (۸۹) شانِ بندگی

کسی قیمت پہ دے نہیں سکتا میں شانِ بندگی
تیری عظمت کا مظہر ہے حقیقت میں یہ زندگی

میں وہ انسان ہوں جس کو فرشتوں نے کیا سجدہ
مگر پھر بھی میں بندہ ہوں مری میراث ہے بندگی

اگر وعدہ کیا اپنا جہاں سے بھول کر جاؤں
حشر میں آئے گی مجھ کو بڑی ہی شرمندگی

محبت میں کبھی یارو تجارت ہو نہیں سکتی
دونوں مہنگی ملتی ہیں موت ہو یا کہ زندگی

## (۹۰) ادب وحیا کی روداد

ہمیں ادب وحیا کی اک رُوداد چاہیئے — ہر مسلم جواں کا اب جہاد چاہیئے
یہ وطن پاک ہے لوگوں کا مسکن — اب وطن کی ہر سُو سے داد چاہیئے
اپنی بچی ! بہن یا کہ ہو ماں — وطن کے ہی اندر اب آباد چاہیئے
اپنے قلب ونظر کو رکھو سب صفا — ہر دل میں خدا کی اِک یاد چاہیئے

کرم تو بھلا اسی میں ہے
کہ عاقبت نہ ہمیں برباد چاہیئے

## (۹۱) صبر کا پھل

صبر کا پھل میٹھا ہے صبر اک شے اولیٰ ہے
مشکل سے یہ ملتا ہے جزا اس کی تو اعلیٰ ہے
اگر دل میں نہ تقویٰ ہو صبر کرنا بھی مشکل ہے
ہر میدان میں دیکھا صبر کا بول بالا ہے
صبر خواہش مٹاتا ہے بڑا ہے کیمیا نسخہ
صبر کے ہر سانس کو محبت نے پالا ہے
اللہ کی بجا رحمت بندوں پہ جو ہوتی ہے
صبر کے ہیں صلے سارے صبر اعلیٰ ہی اعلیٰ ہے

صبر کا پھل حاصل ہو تقویٰ کے شجر سے
مگر نصیب یہ ہوگا کسی کامل بشر سے

---

## (۹۲) رواں دواں ہیں منزلیں

دل و نگاہ کو ملا کے رکھ — یقیں و تقویٰ کو جما کے رکھ
اغراضِ دُنیا کو مٹا کے رکھ — حرص و طمع کو ہٹا کے رکھ
رَواں دَواں ہیں منزلیں کارواں کے ساتھ چل

ذکر و فکر میں رہ سدا — رکھ یقیں کہ ہے خُدا
کر بھلا ہوگا بھلا — رحمتِ باری ہے جا بجا
رَواں دَواں ہیں منزلیں کہکشاں کے ساتھ چل

دریاءِ وحدت میں بہتا جا — کثرت میں غم تُو سہتا جا
حق کی بات تُو کہتا جا — حق پہ قائم تُو رہتا جا
رَواں دَواں ہیں منزلیں آسماں کے ساتھ چل

پیشِ نظر اِک یار ہو — دل و نگاہ میں پیار ہو
عمل ہو نیک! لگاتار ہو — ہمسر گفتار و کردار ہو
رَواں دَواں ہیں منزلیں ضَوفشاں کے ساتھ چل

---

## (۹۳) آبادِ دل

بڑا ہی وقت لگتا ہے دل کو آباد کرنے میں
ذرا بھی دیر نہیں لگتی اسے برباد کرنے میں
قربان ہوا ہے کس پر ارماں بھرا یہ دِل
بڑا آرام ملتا ہے صنم کو یاد کرنے میں
کسی سے پیار کرنے پہ کسی کی یاد ملتی ہے
خُدا بھی یاد کرتا ہے حمد و حماد کرنے میں

ڈرتا ہوں کسی کا دل مرے سے نہ دُکھ جائے
بڑی ہی مشکل ہوتی ہے دل کو شاد کرنے میں
پیوست بندگی رہے جو زندگی کے ساتھ ساتھ
یگانہ یار ملتا ہے دُنیا کو خیرباد کرنے میں
ہمت سے کچھ بنا لینا کرم قلیل عرصے میں
ضرورت ہے کرم کی بھی دل آباد کرنے میں

---

## (۹۴) طالبِ مولا

جس کا وظیفہ ہو ذکر و فکر وہ ذاکرِ کب سوتا ہے
مُرشد کی گلی وہ دیکھتا ہے جو طالبِ مولا ہوتا ہے
تیر نظر کے کھا کھا کر لذّت دل کو ملتی ہے
لطف و کرم یہ جس پر ہو وہ دِل اکثر روتا ہے
مُکھ محبُوبی جس نے دیکھا رُوپ مولائی اسی نے پایا
جس کو ملا ہو فیضِ حضوری بیج انس کے بوتا ہے
من کی دولت جس کو ملی ہو خلق کو راضی رکھتا ہے
جو بھی سوچے سب کی بھلائی لاکھوں میں اِک ہوتا ہے

اس کے عصیاں دُھل جاتے ہیں جس کو معافی مِل جاتی ہے
اللہ اس کو ملتا ہے جو بھی دنیا کو کھوتا ہے
دُنیا سے نظروں کو بچانا! بے نیازی کو اپنانا
ذات سجن سے کرم ملنا بھلا اسی میں ہوتا ہے

---

## (۹۵) محبوب کی محفل

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں — خودی کو مٹاتے ہیں بڑا رنگ چڑھاتے ہیں
جو طالب مولا ہوں دیدار وہ پاتے ہیں — جب موج میں آتے ہیں تو خوب پلاتے ہیں
مستی میں جو پیتے ہیں مر مر کے جیتے ہیں — اس عالم مستی میں وہ رب کو پاتے ہیں
پیوند لگاتے ہیں الفت کی ڈالیوں سے — وہ پھلتے پھولتے ہیں پودے جو لگاتے ہیں
جو یار کی محفل میں منظور ہو جاتا ہے — قبول اسے کرتے ہیں بڑا رحم کھاتے ہیں
آداب محفل کے دستور تو اعلےٰ ہیں — دانائی نہیں چلتی بڑے داؤ لگاتے ہیں
جو حال میں کھیلتے ہیں بیخود ہو جاتے ہیں — تصویر جاناں کا وہ نقشہ بناتے ہیں
جس جا نظر آتے ہیں سجدہ وہیں کرتے ہیں — سجاد و عابد سب بڑا لطف اٹھاتے ہیں
محبوب کی نظروں میں یہ کون سمایا ہے — واللہ ہیں سراپا کرم ہم سر کو جھکاتے ہیں

ظلمت سے جو ہم نکلے تو آقا نظر آئے
الفت کا منبع ہیں ہر اک کو بھاتے ہیں

## (۹۶) نشیمن

بلندی پہ جا کے گھر اپنا دیکھو — مُقدر بنا کے اِدھر اپنا دیکھو
محبت سے اپنے جی کو بھر دو — گلے سے لگا لو جدھر اپنا دیکھو
قسمت کو اپنی بنا کے دیکھو — سجدہ کرنے کو در اپنا دیکھو

زمیں پہ تمہارا نشیمن کدھر ہے
فلک پہ جا کے گھر اپنا دیکھو

---

## (۹۷) دیارِ نقیب

وہ شاہِ دیارِ نقیب آگیا — بلندی پہ مرا نصیب آگیا
تیری رحمتوں نے دیا جو سہارا — جہاں بھی مقامِ نقیب آگیا
ذرا بھی مجھے مشکل پیش آئی — مشکل میں مرا طبیب آگیا
شفا پہ شفا ہے نقیبی دوارا — دیارِ نقیب اب قریب آگیا

تیری شان بندہ نوازی کے صدقے
کرم نے پکارا غریب آگیا

## (۹۸) مُحبّت کا مرکز

کسی کو تو پسند کر لے کسی کی یا پسند ہو جا
کسی کو اپنے کر قابو کسی کے یا پابند ہو جا

اگر ہوتا نہیں تسخیر تجھ سے یہ سوم ناتھ
گر سے تیرے آقدموں میں اتنا کر بلند ہو جا

اگر تجھ کو ملے مرکز دنیا میں محبت کا
مر کے تو محبت میں کسی کی یا پسند ہو جا

اگر ہوتا نہیں تجھ سے مات نفسِ امارہ
کسی کامل مرد کے تو دنیا میں کمند ہو جا

یہ اصُولِ محبت ہے کہ اصُول آگہی ہے
طریقت سے عمل پیرا شریعت کا پابند ہو جا

---

## (۹۹) یار کی صوُرت

ہم نے تو نہیں دیکھی ہے سیرت یار سے اچھی
قلم یہ لکھ نہیں سکتی عبارت یار سے اچھی

مگر ملنی ہی مشکل ہے نہاں ہوتی ہے پردوں میں
کدھر دُنیا میں ملتی ہے صوُرت یار سے اچھی

تواضعِ یار ہے پوُجا ! عبادت یار کی خاطر
کہاں ہوتی ہے بندگی عبادت یار سے اچھی

کوئے یار ہے مکہ عقیدہ اپنا ہے پکا
طوافِ یار کرتا ہوں عقیدت یار سے اچھی

(۱۰)

# مُراد

اس جہاں پہ نہ رکھ نظر نئے جہاں تلاش کر
جو جگائیں ضمیر کو ایسے نشاں تلاش کر

اندیشۂ معاش چھوڑ! کاسۂ زینت کو توڑ
جب ملے مُراد تجھے نئے آسماں تلاش کر

یار ہی مُراد ہے تو جستجوئے یار کر
ہو کے بے نیاز تو جانِ جاں تلاش کر

تیزی ہو رفتار میں! گفتار و کردار میں
تُو نئی مثال قائم کر اپنا نگہباں تلاش کر

دریا بہا دے فیض کے نورِ مصطفائیؐ کے
جس میں رہے سدا بہار ایسے گلستاں تلاش کر

وحدت کے دریا بہا چشم آشکار کر
دردِ دل کی لذّت کے نئے ارماں تلاش کر

## (۱۹) جلوؤں کی پوجا

جس جا تیرے جلوؤں کا میں نظارہ پاتا ہوں
مقصد تو ہے پوجا سے سجدے کئے جاتا ہوں

جب تک تو نہیں ہوتا تو پیار نہیں ہوتا
تیری صورت دیکھتا ہوں تو جی کو بہلاتا ہوں

آرام نہیں ملتا جب فرقت ہوتی ہے
تیرا کرم جو ہوتا ہے پھر کیف ہی پاتا ہوں

تیرا رُو برو ہونا مجھے فخر اسی پر ہے
جب دل میں پاتا ہوں بڑے ساز بجاتا ہوں

تیری چاہت کے ارماں مرے حال میں شامل ہیں
تقدیر بناتے ہو تم تدبیر بناتا ہوں

آغاز تو اچھا ہے انجام خدا جانے واللہ
دل حوصلہ دیتا ہے جب بھی گھبراتا ہوں

تصویر تیری آخر آنکھوں نے اتاری ہے
قربان کرم اس پہ جس آنکھ میں پاتا ہوں

○

## (۱۰۲) وفا کا پاس

دِل قُربان کرتا ہوں جاں بھی نثار کرتا ہوں
وفا کا پاس ہے مجھ کو میں ایسا پیار کرتا ہوں

دِل و نگاہ نے یار وہ یہ کیسا ذوق پایا ہے
تیر اُلفت کے کھا کھا کر میں پھر اقرار کرتا ہوں

محبّت کو نہیں زیبا کہ نظروں کو جو دھوکا دے
حقیقت پہ یہ مبنی ہے کہ جو اِظہار کرتا ہوں

زمانے سے بگاڑی ہے تجھے اپنا بنانے کو
راحت دل کو ملتی ہے کہ جب دیدار کرتا ہوں

## (۱۰۳) ذکر و فکر

خیال سے خیال ملا کر پیشوا کو پا کر
خوب ادا ہوتا ہے ذکر جلی ضربوں کے ساتھ

کاری ضرب اک لَا اِلٰہ کی بڑی نیاری ہے
رنگ بڑا دے جاتی ہے اپنے اجالوں کے ساتھ

تصورِ مرشد میں ہی اصل حقیقت ملتی ہے
سوزِ جگر کو ملتا ہے آہ بھرے نالوں کے ساتھ

ذکر و فکر و شغل میں بس زندگی گزار دو
قلب و نظر کو ملا کر اپنے سانسوں کے ساتھ

خیالِ یار سے بہتر یارو دنیا میں کوئی خیال نہیں
زندگی سے یوں وفا کرو حسیں خیالوں کے ساتھ

---

## (۱۰۴) تغیّر و تبدل

خیالِ یار پا کے خیالات اپنے بدلے
جو حالِ یار پایا حالات اپنے بدلے

جلالِ یار دیکھا جمالِ یار پایا
خوشی اور غم کے ساعت اپنے بدلے

شوق اپنا بدلا ہر آرزو بدلی
سوز و گداز کے دن رات اپنے بدلے

دیوانگی سی بخشی تیرے خیال نے جو
سوالات دل کے بدلے جوابات اپنے بدلے

راہِ سلوک و عشق جو مجھے راس آئی
حقیقت تجھ سے پائی نکات اپنے بدلے

تیرے کرم نے مجھ کو پار کر دیا ہے
تکمیلِ الفت میں حالات اپنے بدلے

# (۱۰۵) دِل کی صفائی

دل نہ ہو صاف تو بدن نہیں ہوتا پاک
وضُو کا طریقہ ویسے اِبلیس بھی جانتا ہے

جانِ جاں کے بغیر ہو جان ویلے جاں کی پُوجا
ہر کو بھلا ہر کدھر پہچانتا ہے

بُغض و کِینہ ا کدورت سے دل کو پاک رکھ
یہ طریقہءِ وضُو احمدؐ کی جنتا ہے

عِشق و نُورؐ پیدا کر ذکرِ دَوام دبا حضور
محمدؐ کی شفاعت گر تُو مانتا ہے

مسبّب کی تلاش کر ! اسبابِ دُنیا چھوڑ دے
اُلفت احمدؐ کی گر تُو مانگتا ہے

نفی اثبات کے مفہوم کو ذرا سمجھ
ذکرِ اِلاَّ اللہ گر تُو گردانتا ہے

## (۱۰۶) اَدب

ادب کرنا ماں باپ کا فرض ہے — ادب کرنا پھر آپؐ کا فرض ہے
بڑے اور چھوٹے کی تمیز ہے — بڑی ہی نیاری ادب چیز ہے
ادب کی جھلک ہے مہتاب میں — ادب کا سبق ہے ہر کتاب میں
ادب سے سلامی ادب سے کلامی — ادب ہی ادب ہے خدا کی غلامی
ادب سے نماز ادب میں دُعا — بڑی اچھی شے ہے ادب کی ادا

ادب میں نہ خوف ادب میں نہ ڈر
محبّت میں سب کام ادب سے کر

---

## (۱۰۷) حمد و حماد

فکرِ معاش چھوڑ کر دل کو تُو آباد کر — در پیش ہوں دشواریاں تو ربُّ العزّت کو یاد کر
نیک کاموں کا بڑا اچھا ہی انجام ہے — ہے وقت سرمایہ تیرا نہ اسے برباد کر
احساسِ زیاں پیدا ہوا جو عمرِ شعور میں — ذکر و فکر شغل سے اللہ کی حماد کر
برتری تسلیم میں بہتری تعظیم میں — نہ کوئی شکایت کر نہ کوئی فریاد کر

بربادیوں کے ساحل سے کبھی نہ ہو ہمکنار
ہمت کبھی نہ ہارنا تُو اپنے خدا کو یاد کر

## (۱۰۸) جزا و سزا

اچھے اچھے کاموں کی اچھی جزا ملتی ہے
چوری اور دغا بازی کی بڑی سزا ملتی ہے

ماں باپ کی خدمت میں اور بزرگوں کی
نتیجہ اچھا ملتا ہے بڑی دعا ملتی ہے

آداب کا ملحوظ رکھ کر عاجزی میں زندہ رہنا
علم و حلم کا پہنے گہنا عجب ادا ملتی ہے

خواہشات دنیا چھوڑ کر غیروں سے منہ موڑ کر
دل کو تسکیں ملتی ہے روح کو غذا ملتی ہے

نیند ترک جو کرتے ہیں جاگ کر کچھ پاتے ہیں
جب شمع دل جلتی ہے تو راہ صفا ملتی ہے

دل بیدار کر کے کرم زندہ رہنا دنیا میں
ایسی محنت مزدوری کی اچھی جزا ملتی ہے

## (۱۰۹) مشکل مرحلہ

ہو جانا بندے کا بندہ بڑا مشکل مرحلہ یہی ہے
اپنی ہستی کو مٹا دینا تسخیر قلعہ یہی ہے

خود اپنے کو بھولتے جانا نام یار کا ہی لیتے رہنا
لاج یار کے نام کی رکھنا صادق پیار کا صلہ یہی ہے

ثابت قدم ہو کے رہنا دل کو اپنے قابو میں رکھنا
کہتے ہیں اہل بصیرت دل والوں کا شیوہ یہی ہے

فیض حق جونہی ہو جاری دل میں پیدا ہو انکساری
زندہ خاک ہو کے رہنا خاص مردوں کا درجہ یہی ہے

## (۱۱۰) کامل فرد

یار کے ہی نام سے جو ہر فرد کامل ہوا
عمل سے کچھ پا گیا جب ذکر میں شاغل ہوا

اسمِ اعظم ہی سمجھتا ہوں میں اسمِ یار کو
اِس لئے ہی یار کے میں نام کا عامل ہوا

اسمِ احمد کے طفیل سب کو ملے گی نجات
موزوں وقت تو یہ کا جسے بھی حاصل ہوا

جب مشاہدۂ حق ہوا عین الیقین پیدا ہوا
کرم حضوری سے بندہ جنّت میں داخل ہوا

---

## (۱۱۱) مشغل

یہ سمجھ سکتا نہیں کس کس کا میں ہو جاؤں
ہر جا تیری صوُرت ہے کس صوُرت میں کھو جاؤں
کس صوُرت کو میں دیکھوں کس صوُرت کو میں پوجوں

صبح و شام یہ مشغل ہے کہ سوچتے سوچتے سو جاؤں

سب ہی اچھے لگتے ہیں اِک تیرا ہو جانے پر
گلشن تیرا ابرا ہے بیج اُنس کے بو جاؤں

دل مرا دیوانہ ہے بڑا ہی یہ مستانہ ہے
مستی میں مے پیتا ہوں روز میخانے کو جاؤں
شوق مجھے ہے کھونے کا الفت کا عُنوان ہوں
ایسا کرم سے کھونا ہو کہ بیخود ہی ہو جاؤں

---

## (۱۱۲) شانِ احمدؐ

مجھے تو فخر ہے یہی کہ ہوں امتی نبی پیارے کا
طواف کرتا رہتا ہے زمانہ جن کے دوارے کا
خاک ہوں خادم ہوں وجود ہے اربعہ عناصر کا
حامی ہیں جو حضورؐ مرے تقویٰ ہے ان کے سہارے کا
نُور سے نُور جدا ہؤا نُور سے نور جا مِلا
نور ہی ارض وسما میں ہے جلوہ سارے ~~مولے~~ زمانے کا
دونوں جہاں میں صلے علیٰ شانِ احمدؐ ہے شانِ خُدا
معراج کرم ہے یہی جو ہو درشن نبیؐ پیارے کا
مجھے ناز بندگی پہ ہے کہ ہوں جو غلامِ مصطفٰےؐ
ذرے ذرے میں عیاں ہے نُور نبیؐ کے ستارے کا
جلوۂ جاناں دیکھنا خدا کی نظر سے دیکھنا
رُخِ جاناں ہے عجیب محمدؐ کے نظارے کا

## (۱۱۳) وفا

اگر ہم سے وفا کرلو تو تم سے پیار کرلیں گے
محبت سے یہ دل بھر کر اسے بہار کرلیں گے

اگر دل کو سنبھالو گے حفاظت میں بھی رکھو گے
عمر بھر پیار کرنے کا یہ ہم اقرار کرلیں گے

پاکیزہ محبت میں لطافت کا مزا چکھنا
دل و دماغ کی راہ کو ہم ہموار کرلیں گے

محبت کی تو رسوائی پہ عاشق کی تباہی ہے
اگر الفت میں غیروں کا ہم دیدار کرلیں گے

محبت کی جزا ملتی ہے صاحبِ دل کو آخر
محبت میں کرمؔ ہم بھی دل بیدار کرلیں گے

---

## (۱۱۴) لاکھ دِرہم

لاکھ درہم جو ہاتھوں میں آیا لاکھ خرچ ہو جائے گا
خرچ ہوا جو راہِ خدا میں وہی تیرے کام آئے گا

یہ جہاں چند روز کا میلہ تو ہے مسافر میلے کا
تن من دھن دنیا میں لٹا کر آخر کو پچھتائے گا

رِزق حلال کی کمائی! عین عبادت ہوتی ہے
مالِ حرام ہاتھوں لگا جو سانپ بچھو بن جائے گا

صِدق و صفا چیز بڑی ہے صدق کی ہر بات کھری ہے
سُتھرا عمل ہو کام جو سیدھا ہر بشر کو بھائے گا

راہِ طریقت بھی یہی ہے اصولوں پہ چلتے رہنا
قدم اٹھانا دھیرے دھیرے اپنی مُراد کو پائے گا
جھوٹ مکّر کو من سے نکالو غفلت سے دل کو بچالو
صغیرہ کبیرہ ہر عمل میزان پہ تولا جائے گا
کرم کو بات قرآن نے دی ہے نصیحت اس جہاں سے لی ہے
توفیق عمل کی اس کو ہوگی جس پہ کرم ہو جائے گا

---

## (۱۱۵) ماں کی خدمت

خدمت کا صلہ ملا ہے سب سے زیادہ ماں کو
پیار میں بھائیو ماں نے اعلےٰ مقام پایا ہے

جذبۂ مامتا دیکھا ہے ہر جاندار شے میں
ارماں بھرا دل ماں کا یوں قدرت نے بنایا ہے

الفت ماں کی نظروں میں جنت ماں کے قدموں میں
ماں کا رتبہ مولا نے سب سے اعلےٰ بتایا ہے

بچے پھلتے پھولتے ہیں جو ماؤں کی گودوں میں
یہ نظام کائنات ماں حوّا سے چلا آیا ہے
بڑے ہوکر جو کرتے ہیں اپنی ماں کی خدمت خوب
اللہ ان سے راضی ہوگا بزرگوں نے فرمایا ہے
ارے بھائیو! بہنو! بچو ماں کی خدمت کرتے رہنا
یہ تصدیق شُدّہ بات ہے قرآن میں بھی آیا ہے

---

## (۱۱۶) ہونہار بچہ

کھیلنے کا شوق ہے فرصت میں مجھے — پڑھنے کا شوق ہے حقیقت میں مجھے
احترام کرتا ہوں بزرگوں کا ہر گھڑی — اُستاد نے بتایا ہے طریقت میں مجھے
یہ وقت ہے کچھ سیکھ لوں ہُنر کے لئے — کبھی کام کرنا پڑے گا شریعت میں مجھے
ارماں ہوں ماں باپ کا امانت ہوں قوم کی — خیانت نہیں ہے زیبا امانت میں مجھے
ابھرے گی شخصیت مری تعلیم کے جو بعد — فکر لاحق رہتی ہے محنت میں مجھے
میں کام آؤں دُوسروں کے دُنیا میں
جو خدا سبقت دے خِدمت میں مجھے

# (۱۱۷) قانون کی پابندی

قانون تحفظ کرتا ہے قانون امان ہی دیتے ہیں
قانون بنایا اللہ کا قانون انساں ہی دیتے ہیں

قانون کے دائرے میں رہتے ہیں ذی انسان
وہ آدمی ہیں بے مثل اچھے نشاں ہی دیتے ہیں

پُشت پناہی کرتے نہیں دشمن کی وہ کبھی
غلط قدم اٹھانے والے سدا تاوان ہی دیتے ہیں

لوگوں کو اعتماد میں لینا کام ہے اہلِ بصیرت کا
اجرِ عزّت و عافیت جیالے جواں ہی دیتے ہیں

خدمت میں رَواں دَواں خدمت انساں کرتے ہیں
صالح عملوں کا نتیجہ اچھے ایماں ہی دیتے ہیں

حفاظت اپنے وطن کی اپنے گھر کی نگرانی ہے
ایسی خدمت کا صلہ کرَم اِنساں ہی دیتے ہیں

○

## (۱۱۸) با اصُول لوگ

پابند ہو کر اصولوں کے لوگ جو یاں پہ رہتے ہیں
باز رہیں بُرائی سے وہ تقدّس اسی کو کہتے ہیں

جیسے دل پہ گزرے حال وہی زباں پہ لاتے ہیں
ان کے شاہد لوگ ہوتے ہیں فیض کے دریا بہتے ہیں

اچھے اِنسانوں کے نام موسوم ہوتے ہیں اچھے کام
رہتی دُنیا تک نُمایاں کام انہیں کے رہتے ہیں

مَرمَر کے جو جیتے ہیں تقدّم وہی پلتے ہیں
درد و غم ہمیشہ وہ دوسروں کے سہتے ہیں

دنیا میں رہ کر نیکی کرنا کرمؔ خدا سے خوب ہی ڈرنا
فِطرت کے اصولوں پہ چلنا چند ساعت جو رہتے ہیں

---

## (۱۱۹) مردِ مجاہد سے ہمکلامی

اے مردِ مجاہد سوچ ذرا دنیا کو خُدا تُو بنا بیٹھا
یہ دنیا کسی کا ساتھ نہ دے تو دُنیا سے جی کو لگا بیٹھا

جو دُنیا سے اُکتایا نہیں اسے خود پہ کبھی رحم آیا نہیں
جو خود سے حقیقت پلٹے نہ وہ اپنے خُدا کو بُھلا بیٹھا

عمر گزارے جی جی کر دُنیا کے دھندوں میں ہے پڑا
رہی جان کسی کے پھندے میں میراث کو اپنی گنوا بیٹھا

غافل ہو جانے کا نام دُنیا اسی کو کہتے ہیں
نیل میں غرق ہوا فرعون جو کر خُدا کہلا بیٹھا

دین دُنیا شے ہیں اِک نام جُدا جُدا ہیں مگر
کرم سے دُنیا کو دین بنانا زمانہ تجھے سمجھا بیٹھا

---

## (۱۳۰) فضل و کرم

ہم نے تیرے رُخ سے بڑا کام لیا ہے — دل کے آئینے کو اب تو تھام لیا ہے
الفت تیری لے آئی ہے کہاں پر اے یار — شفقت سے تیری ہم نے بڑا کام لیا ہے
فقط تیرا نام جپنا وِرد و وظیفہ رہا مرا — تیرا اسم مبارک جو صبح و شام لیا ہے
پا کے تیرا تصور تیرے خیال میں رہ کر — خیالِ لطیف میں ہم نے فیض عام لیا ہے

ہر بلا ٹلی ہے تیرے فضل و کرم سے
اس کرم نے جب بھی تیرا نام لیا ہے

## (۱۲۱) دوستی

دُنیا میں رکھو اچھی دوستی
خُدا کو پسند ہے ایسی دوستی
لوگوں کی ظاہری صورت نہ دیکھو
لوگوں کی عارضی عقل نہ دیکھو
دلوں سے دلوں کا جو ہو انتخاب
ہو دونوں طرف دوستی لاجواب

دل کی صفائی سدا لازم ہے
اسے میلا رکھنا بڑا ستم ہے
خُلق و اُنس کی ہو عبارت
باطن کو پرکھنے کی ہو مہارت

بندے خدا کے تیرے دوست ہیں
تیرے دوست اور بڑے دوست ہیں
بندے خدا کے ہیں غلامِ رسول
دیتے ہیں جو کبھی پیغامِ نزول
ذرا ان سے دل کو لگا تو سہی
ذرا ان سے اُلفت بڑھا تو سہی

یہ دُنیا کے مارے نہیں دوست تیرے
یہ جھُوٹے سہارے نہیں دوست تیرے

---

## (۱۲۲) اللہ کے دوست

پل کی خبر بندہ کیا جانتا ہے
کل کی خبر خدا جانتا ہے
اسے دُور سمجھیں بھلا کیونکر
جو ہمیں خُوب ہی پہچانتا ہے

خدا کے بندوں کو دشمن نہ جانو　　وہ دوست بندوں کو گردانتا ہے

صاحب نظر کے بے کشتی حوالے　　لگے ڈوبنے کو وہ نکالتا ہے

بڑا بدنصیب وہ ہے کرم

جو دُنیا کو یاں خدا مانتا ہے

---

## (۱۲۳) بندے کا بندہ

خود مختاری میں آزاد نہ ہو بندے

بندے کا بن بندہ برباد نہ ہو بندے

جو کچھ کرے گا بُھگتے گا اپنے تئیں

ظلم نہ کر بندے شدّاد نہ ہو بندے

دعویٰ مختاری کا کیسے کیا تُو نے

حاکم تیرا عالی ہے آزاد نہ ہو بندے

یہ وطن تیرا نہیں تیرا جہاں اور ہے

تو مثل جوگی ہے آباد نہ ہو بندے

## (۱۲۴) محفلِ سماع کا منظر (چنام شریف)

خدا ہے میرِ مجلس محفلِ یار کی ہے
تصورِ یار کا ہی یہ دولت پیار کی ہے

ابو العطا بجا ہیں عطاؤں پہ عطائیں
ابرِ کرم جو برسے جھڑی پھوار کی ہے

لاثانی پیرِ کاملِ جلوہ افروز ہوئے ہیں
چنام میں گھڑی آج موسمِ بہار کی ہے

جن کے نقیب مولا ان کے ولائیت مولا
~~ہے آبرو ہماری نشانی یار کی ہے~~
بیٹھے قریب دیکھو گھڑی دیدار

کیسی ولائیت پائی صاحبِ قرآن ہیں یہ
ہے آبرو ہماری نشانی یار کی ہے

خیالِ یار میں ہیں تصور عرش پہ ہے
یہ کرم سے جڑی ہے پریت سار کی ہے

---

## (۱۲۵) کرامت

کرامت یہ بڑی ہے کہ دل بیدار کر دینا
تڑپ دل کو بخش دینا چشم آشکار کر دینا

خدا سے دوستی رکھ کر محمدؐ سے وفا کرنا
یہ تن قربان کر دینا جاں نثار کر دینا

بڑی مشکل سے ہوتے ہیں یوں عہد پیماں پورے
بڑا آساں ہوتا ہے پل میں پیار کر دینا

خدا سے اولیا سارے تعلق خاص رکھتے ہیں
نکل تو اپنی ہستی سے قدم دو پار کر دینا

## (۱۲۶) مسرورِ دل

ہوتا نہیں بیاں مجھ سے اب جو کیف و سرور ہے
کتنا لطیف غم ملا جو کہ عطائے حضورؐ ہے

دیدارِ حق ہے مگر روشِ موسیٰؑ ہی نہیں
آنکھ دیکھتی ہے مگر قائم سینۂ طور ہے

لطف و کرم سرکارؐ کا اب نہ یارو پوچھئے
ہر صاحبِ دل پہ اب کرم کا ظہور ہے

جلوہ نمائی ہے خوب تر حسن و جمال ہے بے مثل
گاہے گاہے یہ وجد و رقص جو کہ مثلِ حور ہے

سینے مرے کو کھول دے مرا گریباں چاک کر
اس میں نورِ کثرت بھر گر تجھے منظور ہے

---

## (۱۲۷) دل کی حفاظت

جو دل کی حفاظت نہیں کرتے انہیں دل کی کیفیت نہیں ملتی
سرور و کیف نہیں ملتا جنہیں پیار کی حالت نہیں ملتی

جب خاص توجہ کرتے ہیں یہ اہلِ دل اور صاحبِ نظر
آرام گھڑی بھر کرنے کو پھر دل کو فرصت نہیں ملتی

جو دُنیا کی محفلیں چھوڑے نہ اور منہ لالچ سے موڑے نہ
کیا خبر اسے روحانیت کی جب یار سے نیت نہیں ملتی

جب تک ڈھلے نہ دلِ مومن ربُوبیت کے سانچے میں
طریقت کے مدرسوں میں بھی بالکل حقیقت نہیں ملتی

عِصیاں دُھل ہی جاتے ہیں جب یار کرم کر دیتے ہیں
جب تک خیالِ یار نہ ہو ایسے معصُومیت نہیں ملتی

جو صوُرت اپنی دیکھتا ہے کم ظرف وہ بات نہیں سمجھا
کیا پوُچھا ہے اس صوُرت کو جو یار سے صوُرت نہیں ملتی

---

## (۱۲۸) صفادِل

جیسے سمندر کے دامن میں دریا جا کر گرتے ہیں
ایسے ہی اس دُنیا میں دل صفایاں سے ملتے ہیں

ہر بندے میں خوشبُویاں نیاری نیاری ہوتی ہے
جیسے پھوُل بہاروں میں گوناں گوں یاں کھلتے ہیں

بیت بیت کر عُمر یُوں گزرے پوری اِک دن ہوتی ہے
انجام انہیں کا اچھا ہو جو صادق محبت کرتے ہیں
لاج پیار کی جو بھی رکھیں ثابت قدم وہ رہتے ہیں
صبر کرنے والے کِدھر پُل صراط سے ڈرتے ہیں

پیار کا زینہ چڑھتے چڑھتے بامِ محبت حاصل ہو
معراج انہی کو ہوتی ہے جو دیدار کرتے ہیں
تیرے کرم کی بات ہے بس عشق کی بات ہے
مَرمَر کر جو جیتے ہیں وہ کب آخر مرتے ہیں
الفت پہ کوئی زور نہیں رہ رہ کر ہو جاتی ہے
صدمے انہی کو ملتے ہیں جو بھی محبت کرتے ہیں
حُرمت نظر میں رکھیں جو ذکر و فکر میں رہتے ہیں
ہر مُشکل میں آگے نکلیں قدم یوں جو رکھتے ہیں

---

## (۱۲۹) ہمراہِ یاراں

مرے جی میں آیا ہے کہ یار منانے دو
ہمراہِ یاراں اب رکوع میں جانے دو

اس دل کی حسرت ہے اِک سجدہ کرنے کی
اک فرض ادا ہوگا دل کو بہلانے دو

آنکھوں کو نور ملا دل کو سرور ملا
اس عالمِ مستی میں مجھے وجد میں جانے دو

مرے سامنے ساقی ہے پینے کی ضرورت ہے
جی بھر کر پینے دو حسرت کو مٹانے دو

مسرور طبیعت ہے یہ کیسی کیفیت ہے
مجھے یار منانے دو ذرا ہوش میں آنے دو

یہ محفلِ یاراں ہے رندوں کی محفل ہے
مجھے ساغر پینے دو ساقی کو پلانے دو

تجھے عید مبارک ہو درشن کو پانے دو
اِک دید کی خاطر ہی جو بزم میں آیا ہوں
دیدارِ صنم پاکر دیدارِ حق ہو جو
نظروں نے دیکھ لیا سازوں کو بجانے دو

---

## (۱۳۰) نظرِ کرم

کر دے کرم اے ساقیا کہ ہستی کی اپنی نہ بُو رہے
ایسی بے خودی میں رہوں کہ تیری ہی جستجو رہے

مری معراج ہے دیدارِ حق عبادت مری ہے ذکر تیرا
ہستی مری کا ہو نہ حجاب صورت تیری رُو برو رہے

ارفع چہرے کی تلاوت کروں نمازیں تیری جو روز پڑھوں
ادلے بڑی یہی بات ہے کہ دائم مرا وضو رہے

رکھیئے لاج مرے پیار کی عشق کے اپنے بیمار کی
نظرِ کرم جو کر دو اِدھر تو مری آبرُو رہے

احبابوں سے اپنے ملتا رہوں دیدار تیرا پاتا رہوں
مُقدر مرے سنورتے رہیں جلوہ تیرا ہر سُو رہے

## (۱۳۱) لُطف و کرم کی چشم

تیرے لطف و کرم کی چشم ہی مرے پیار کا آغاز ہے
کوئی انتہا نہیں پیار کی مرے دل کی یہ آواز ہے

مری ذات عجز و نیاز ہے تیری ذات بندہ نواز ہے
تیرے پیش کیا ہے اوقات مری تو بڑا ہی بے نیاز ہے

تیرے دم سے ہے سلامتی تیرے غم میں ہے بڑی شانتی
تیرا درد مجھ کو عزیز ہے تیرا خیال مری نماز ہے

تیرے جلوؤں کا شیدائی ہوں اس سے زیادہ کیا کہوں
تیرا جس نظر میں ظہور ہے مجھے اس نگاہ پہ ناز ہے

مجھے راس آئی جو بندگی تیری بندہ پروری سے ہی
مرا کیا ہے مدعا، زندگی مری زندگی اک راز ہے

تجھے اب لازم ہے اے کرم اُنہی چوکھٹ پہ تیرا سر ہے
ہے لطف و کرم کا رنگ عجب ! خواجہ بڑا غریب نواز ہے

## (۱۳۲) سرور و کیف

سرور و کیف غربت میں امیری میں نہیں ہوتا
حکومت کا کبھی دعویٰ فقیری میں نہیں ہوتا
جو دیکھو مردِ قلندر فرش پر بیٹھا ہوتا ہے
بلند ترین مقام اس کا حقیری میں نہیں ہوتا
اپنے سے کسی کو بھی کمتر کوئی نہ سمجھے
مگر یہ جذبہ و احساس امیری میں نہیں ہوتا
تیرے آزاد بندوں نے عجب ہی ذوق پایا ہے
کرم یہ شوقِ سرمدی اسیری میں نہیں ہوتا

---

## (۱۳۳) دیارِ حرم

دیارِ حرم ہے ادب کا مقام ہے
جھک کر چلو یاں حق کا پیغام ہے
جانے نہ دو عاجزی و انکساری
شاہ و گدا یاں ہر اک غلام ہے
دیارِ عرب یہ دیارِ حضورؐ ہے
صلّو علیہ کا وِرد صبح و شام ہے
ہر اک نشے میں ہے مخمور طالب
حضورؐ ہی یاں سب کا امام ہے

قلب و نظر سے کرو ذکر جاری — حضورؐ کا فیض اب تو عام ہے
ذکر لَا اِلٰہ کا ہے سب سے افضل — ذکر کرنا مومن کا ہی کام ہے

کرمؔ مومنوں کو جی بھر کے دیکھو
رحمت ہی رحمت جو مومن کا کام ہے

---

## (۱۳۴) لطافت

دل کے جلنے کی لطافت کی لذت نہ پوچھیئے — جل رہا ہے دل ابھی حالت نہ پوچھیئے
کیسے ملیں ہیں راہیں مجھ کو سلوک کی — کیسے ہوئی ہے یار سے الفت نہ پوچھیئے
جابجا جو یار ہی جلوہ نما رہا — کیسے بات پائی ہے عظمت نہ پوچھیئے
خاکِ راہِ یار کیونکر ہوئے ہم — کیسے گزرا وقت کیفیت نہ پوچھیئے
دوزخ سے نکل کر جنت بھی دیکھ لی — اب تو یار و کرمؔ کی رغبت نہ پوچھیئے

---

## (۱۳۵) بادِ صبا

بادِ صبا ایسی چلی کہ گلشن دل کھلا دیئے — کلیوں کو مہک ایسی ملی کہ غنچوں نے گل بنا دیئے
ساقی کی مے بٹنے لگی صبح کا ستارہ نکل پڑا — رندوں کی عید ہو چلی کہ جام محبت پلا دیئے
سینے لگا کے کھول دی گرد پیار کی یار نے — دل کو تڑپ ایسی ملی کہ سوئے ارماں جگا دیئے

اپنی ہی صورت نکل پڑی حیرانگی اور بڑھی — خود کو لگے ہم پوچھنے کہ خودی کے حجاب اٹھا دیئے

خود سے حیا آنے لگی علم و ادب عجیب ہے

مالک نے ایسا کرم کیا کہ ادب کے ڈھنگ سکھا دیئے

---

## (۱۳۶) زندگی

جس کی تلاش تھی مجھے اب وہی زندگی ملی — دل کے گلستاں کو مرے خوب ہی تازگی ملی

فرشتے ناز کرنے لگے ذکر ترا جو ہونے لگا — لطف و کرم سے بھرپور کیسی یہ بندگی ملی

علم و ادب ملے مجھے بطفیل تیری چشم کرم — تیری نگاہِ ناز سے کیسی یہ سادگی ملی

دل کو مرے سکوں ملا ذوق و جنوں بھی ملا — قلب و نظر کو تسکیں روح کو بالیدگی ملی

یہ زندگی عجیب ہے موت بھی رقیب ہے — جسے نہ موت آئے کبھی ایسی وہ زندگی ملی

باور کیوں نہ ہو کرم تیری اس عنائیت کا

جیسے بھی رکھا مجھے ہر حال رو ئیدگی ملی

---

## (۱۳۷) مولا کے احساں

مولا احساں کرتے ہیں کیسی عنائیت کرتے ہیں

قلب و نظر کو راحت ملے کیسی شفاعت کرتے ہیں

قُربت کا کیا عالم یارو نسبتِ یار تو اعلےٰ ہے
لطف و کرم کے خزانے لٹائیں تازہ روایت کرتے ہیں

تسلیم و رضا کا سبق دیں جب محفلِ یاراں سجتی ہے
غور و تفہیم کے دائرے کی عملی وضاحت کرتے ہیں

رحمتِ باری موج میں آئے جھولی بھر بھر دیتے ہیں
خالی کوئی نہیں لوٹا ہے بڑی سخاوت کرتے ہیں

یار کے دم سے رونقِ دل ہے یار سلامت رہے ہر دم
گاہے گاہے ہو نظرِ کرم بڑی رفاقت کرتے ہیں

کرمؔ عاجز نے کیا پایا سب کچھ یارو پایا ہے
یار کعبے کا کعبہ ملا ہے اُفخرِ امامت کرتے ہیں

---

## ابرِ کرم

(۱۳۸)

جوش میں آئی ذاتِ مولا ابرِ کرم برسنے لگا
ہر مشتاق نے سمجھا یہ کہ غنچۂ دل کھلنے لگا

گلشن میں کلیاں کھلیں جو راہیں سلوک کی ملیں
رُخ تصویر کا بدل گیا جونہی دل دل سے ملنے لگا

لطف و کرم کی بات نہ پوچھو کرم حضوری کتنا ہے
یار کے نام کا وِرد و وظیفہ جو دل ہر دم کرنے لگا

مجھ کو ملے جو پائے نازِ پیار کا سجدے کرنے کو
وحدت کی اِک لہر چلی جو سر قدموں میں گرنے لگا

ذاتِ حقانی کا ملنا بات ہے خاص مقدّر کی
قسمت میں یوں طبیعت ملی دل خوشی میں اُچھلنے لگا

پیتے پیتے عُمر گزاری ہم پینے سے نہ اُکتائے
ہوش رہی نہ پینے کی یار کرم جب کرنے لگا

موت سے پہلے کرم نے مرنے کی جو تمنّا کی
مرا داتا رہے سلامت فیض سے جھولی بھرنے لگا

---

## (۱۳۹) اپنا داتا

آپ سا داتا زمانے میں نہ ہو گا
مجھ سا کوئی گدا زمانے میں نہ ہو گا

اپنے دل کو شوق سے میں نے سجایا
تجھ سا کوئی آئینہ نُما زمانے میں نہ ہو گا

مری نظروں نے آپ کو ہے پرکھا
تجھ سا کوئی دلربا زمانے میں نہ ہو گا

خدا نے بخشے ہیں تجھے اعلےٰ مراتب
تجھ سا کوئی پیشوا زمانے میں نہ ہو گا

گلزارِ جنت آپ کا اللہ سجائے
آپ سا کوئی والد زمانے میں نہ ہو گا

یہ بزمِ صافی ہو تجھ کو مبارک      تجھ سا کوئی آقا زمانے میں نہ ہوگا

کرم پہ کرم کرنا اب خدارا

تجھ سا کوئی کرم فرما زمانے میں نہ ہوگا

---

## (۱۴۰) اِنسان اور فُرقان

پیارے نبیؐ کی الفت دے کر مسلماں بنا دیا

بخش کر اوصافِ باری اِک انساں بنا دیا

انمول دولت پیار کی اک نبیؐ کا پیار ہے

پیارے نبیؐ کی خاطر ہی کیسا جہاں بنا دیا

تیرے ہیں احساں بڑے جو ہوئے انساں پر

انسان کو رحمان کا ہی عرفاں بنا دیا

تیرے بحر و بر میں ہیں خدا بڑی ہی حکمتیں

آسماں پہ آسماں کیسا سماں بنا دیا

خوبصورت وادیاں یہ جنت کی شہزادیاں

اونچے اونچے پہاڑوں پر گلستاں بنا دیا

مستفیض ہوں بندے تیری سب کلام سے
تُو نے اپنے فضل سے اک قرآں بنا دیا

تیری یاد میں رہیں یہ تو فرض عین ہے
کتنے انسانوں کو جو تُو نے فُرقاں بنا دیا

---

## (۱۴۱) اچھی باتیں

آدمی کا آدمی بن کے رہے جو دوست
بھائی بھائی کا نہ کھائے کبھی گوشت

دوسروں کا بھلا تو اپنا بھلا ہے
بھلائی کی دنیا میں اچھی جزا ہے

حیوانوں جیسے کبھی جو کام نہ ہوں
حضرتِ انساں یوں بدنام نہ ہوں

ہر آدمی سوچے کبھی انجام اچھا
صدق وصفا سے کرے ہر کام اچھا

بے مقصد کبھی نہ ہو لڑائی
اسلام کی خاطر لڑیں جو سپاہی

ضمیر آدمی کا جو نہی جاگے
گمراہی کی طرف کوئی نہ بھاگے

کسی غریب کی عزت نہ لوٹو
شرفا کے روپ میں نہ جبیں کاٹو

رزقِ حلال بمحنت مشقت سے کماؤ
علم و ہنر سے یوں فائدہ اٹھاؤ

ہوس بڑھائی کی دل سے نکالو
اپنے وطن کو کر تم مل کر سنبھالو

## (۱۴۲) مجاہدہ اور مشاہدہ

ہم نے مسوّدہ بنا دیا تو نے مدّعا بنا دیا
لفظوں کو جامہ پہنا دیا کرم سے ہاتھ چلا دیا

جو کچھ سنا ہے یاد سے قرآں نے تصدیق کی
ہم نے کیا مجاہدہ تو نے مشاہدہ کرا دیا

نیکی، بدی دونوں ہی! دشمن اور دوست سبھی
جُدا جُدا نظر آئے جو نقطہ سمجھ کا لگا دیا

زمانے کو نہ کہو بُرا زمانہ اسی کا نام ہے
تسلیم شُدہ ہیں سب اُمور کرم نے جو سنا دیا

---

## (۱۴۳) بحر کے ہیرے

تیرے بحر میں ہیرے ہیں بڑی مشکل سے ملتے ہیں
غوطہ زن جو ہوتے ہیں بڑی وہ ہمت کرتے ہیں

ان ہیروں کی قیمت جب سرِ بازار پڑتی ہے
بڑے مہنگے وہ ملتے ہیں زینت جن کی بڑھتی ہے

اثر مٹی سے ملتا ہے اجر شبنم کا ہوتا ہے
جگر ہیرے کا پالینا اثر کرم کا ہوتا ہے

سمندر میں تو ہیرے ہیں! گلشن میں بھی پھول کھلے
قدر اس کی نہیں ہوتی جو شے انمول ملے

## (۱۴۴) رمز کی باتیں

خاص رمز کو پا لیتے ہیں عام نہ سمجھیں باتوں کو
دن کو بات نہ بنے ایسے جو بنتی ہے راتوں کو
زیر و زبر! پیش و سد! نقطے ہیں سمجھانے کے
خالی سانس نہ جانے دو پل بھر کی ساعتوں کو
لاکھ دلوں میں بستا ہے لیکن وہ تو اک ہی ہے
شوق سبھی کو اک کا ہے درویشوں اور پنڈتوں کو
دوستی ہے یہ تجارت نہیں حقیقت ہے کوئی بجھارت نہیں
جیسے جیسے خیال کسی کا ایسے ہی سمجھیں باتوں کو
دوئی کا نقطہ ہٹا کے دیکھو، ہستی کو اپنی مٹا کے دیکھو
رنگ پیازی پیلا چڑھے اللہ کی کراماتوں کو

---

## (۱۴۵) یادِ قدیمی

سب لطف و کرم تیرا! تیری شان قدیمی ہے
جو اب تک زندہ ہوں یہ تیری کریمی ہے

اندازہ نہیں مجھ کو خود اپنے گناہوں کا
جو معافی مل جائے یہ بڑی رحیمی ہے

میں بندہ تو تیرا ہوں تیرا ہی کہلاتا ہوں
نہ مجھ میں ہے دانائی نہ کوئی حکیمی ہے

یہ بات کرم کی ہے کافی ہے فضل تیرا
کبھی جل طبیعت ہے کبھی بڑی حلیمی ہے

پہلے بھی کیا سجدہ! میں اب بھی کرتا ہوں
مری نئی نماز نہیں یہ یاد قدیمی ہے

---

## منور سینہ

(۱۴۶)

جانِ جاں تیرے کرم کی بات ہے
سینہ منور کر دیا تیرے علم کی بات ہے

تخلیق ہوا آدم کیلئے دنیا و عقبےٰ میں
اب نہ ہو جو بندگی بڑی شرم کی بات ہے

تیرے دامن سے لپٹ کو غموں کو تیرے سہنا
با خوشی غم سہنا بڑے عزم کی بات ہے

ثابت قدم رہنا! صبر و استقلال سے
پیار میں تیرے جینا بڑے بھرم کی بات ہے

خاک ہو کر تیری راہگذر تک جانا
مقصد کو پالینا بڑے کرم کی بات ہے

حد و جرِ محبت کے سمجھنا اور پرکھنا یوں
قلب و نظر میں رکھنا پیار دل نرم کی بات ہے

نہ ہونا کچھ ہو کر عاجز ہو کر رہنا
دل قابو میں رکھنا بڑے نظم کی بات ہے

## (۱۴۷) صبر و استقلال

جس حال میں رکھے اللہ یوں رہنا پڑتا ہے
دکھ آتے جاتے ہیں غم سہنا پڑتا ہے

سب کام اس کے حکمت سے عین ہوتے ہیں
ہر کام میں ہو خیر آخر کہنا پڑتا ہے

دکھ اللہ دیتا ہے صبر بھی دیتا ہے
صبر و استقلال سے بس رہنا پڑتا ہے

دکھ سہے جاتے ہیں فرقت نہ سہی جائے
کبھی جدائی کو کرم بھی سہنا پڑتا ہے

رواں دواں دریا سب چلتے رہتے ہیں
گنگا جمنا کو بہاؤ کو بہنا پڑتا ہے

رب راضی تو جگ راضی کبھی ہو غم کبھی خوشی
راضی بارضا ہو کر بھی رہنا پڑتا ہے

## (۱۴۸) غمِ جاناں

بندہ نواز آپ کا غم چاہیئے مجھے
ہر حال میں تیرا کرم چاہیئے مجھے

عرفان تیری ذات کا درکار ہے مجھے
پہچان کے لئے بھی علم چاہیئے مجھے

مرے دل کو الفت کی بڑی ضرورت ہے
سلامت تیرا عشق تادم چاہیئے مجھے

صبر و استقلال کے دامن کو نہ چھوڑوں
اے مہرباں ہر ثابت قدم چاہیئے مجھے

نجاتِ غمِ دنیا اک خیالِ یار میں ہے
غمِ جاناں کے لئے بھی مرہم چاہیئے مجھے

رواں دواں رہے سدا کشتی دل کی
کامیاب زندگی کا اِک نظم چاہیئے مجھے

تیرے نام پہ مروں اسی نام سے جیوں
تیرا زندگی میں لطف و کرم چاہیئے مجھے

---

## (۱۴۹) جشنِ جہانگیری کہ عید

عید آئی بہار میں طائر نغمے گانے لگے
ہم مسافر بے وطن غم جدائی کے کھانے لگے

کلیوں نے پھول بنا دیئے گلوں نے باغ سجا دیئے
ہمیں تو ایسی بہار میں فرقت کے لمحے ستانے لگے

جیسے ملاقات ہو نصیب دوست کی عید پر
وہی خوش نصیب ہے جیسے یار گلے لگانے لگے

غمِ جدائی کا بھی سہنا کبھی تو سہنا پڑتا ہے
صبر سے رہنا پڑتا ہے بات پتے کی بتانے لگے

کیسے سنہری موقع پر لوگ گلے سے ملتے ہیں
جب بھی ملیں گے عید ہے دل کو یہ سمجھانے لگے

موسمِ بہار میں پرندے چہچہا اُٹھے
یہ سما دیکھ کر کرمؔ دل بہلانے لگے

---

## (۱۵۰) بندہ نوازی

تیری یہ بندہ نوازیاں پیار پہ مجبور کریں
کیسی ہیں کرم نوازیاں ہمیں جو بے قصور کریں

عصیاں کے مرتکب احباب تو ہوتے رہتے ہیں
پھر بھی گنہگاروں پر نوازشیں حضورؐ کریں

اے مہرباں یہ جہاں تو نے بنایا کس لئے
تیری یہ جلوہ آرائیاں دلوں کو مسرور کریں

کر کے چکنا چور دل بخش دے اِک دردِ دل
پاکے غمِ جانِ جاں لاکھوں غم جو دور کریں

بے نواؤں کو نوازے اِک مری سرکار ہی
کیسی کیسی ہو عنایت کیسا کرم حضورؐ کریں

# (۱۵۱) جامِ معرفت

اِک جامِ معرفت دو ہمیں یاد آنے والے
چلتے ہیں جامِ الفت بھر بھر پلانے والے

تیری یاد میں سرور ہے اک عرض بھی حضور ہے
اپنا بنا کے رکھنا ہم کو بلانے والے

ہمیں در ملا نقیبی ہے کتنی خوش نصیبی
تیری شان ہے جیبیؐ محفل رچانے والے

تیرے لاَ الٰہ کے پرچم کیسے لہرا رہے ہیں
ان کے تلے ہی رکھنا پرچم لہرانے والے

پنجاب ہو یا سرحد خطہ بلوچی ہو یا سندھ
اللہ کے خاص بندے تیرے در پہ آنے والے

ابرِ کرم یہ تیرا برسا ہے ہر چمن پہ
آباد کر دیا دل گلشن کھلانے والے

بے انتہا سخاوت دیکھی ہے تیری عظمت
برتر ہے ذات سرمد جلوے دکھانے والے

مُرشد کی اک نظر سے سب دُور ہوں بلائیں
خادم کی ہیں صدائیں راہِ حق بتانے والے

خاطرِ رسولؐ کی سب یہ ذکر ہو رہا ہے
اے کرم تیرے مُرشد رستے پہ لانے والے

○

## ۱۵۲ بارش

ٹھنڈی ہوا چلی بادلوں کے ساتھ
اُمڈ آئے بادل ہواؤں کے ساتھ

ہر شے پہ نکھار آگیا ہے
بارش جو برسی بوندوں کے ساتھ

فطرتِ مولا کیسی عجیب ہے
موسم بدلے فضاؤں کے ساتھ

جل تھل پانی ہو گیا ہے
جو ابر برسا زوروں کے ساتھ

جوہڑوں میں پانی آگیا ہے
مینڈک کھیلیں اداؤں کے ساتھ

پرندے اُڑے جاتے ہیں لو
پروں کو سکھائیں ہواؤں کے ساتھ

شام ہوئی تو جگنو نکلے
اُڑتے جائیں ستاروں کے ساتھ

---

## ۱۵۳ خاموش سما

خاموش نظر خاموش سماں ہے
اے مولا تیرا یہ کیسا جہاں ہے

چاند کا یہ بڑھنا اور گھٹنا
عمر بھی یونہی ایسے رواں ہے

چند گھڑی چند روز کا میلہ
ہر آدمی دنیا میں مہماں ہے

تھکا ماندا جو لیٹے شب کو
سارا دن یہ دوڑا انساں ہے

مدّوجزر زندگی میں ہیں لیکن
زندگی ہے کہ اک طوفاں ہے

برسوں میں جو عمر گزاری
پل ہی گزرا کہ بندہ حیراں ہے

سرخرو کل ہوگا کیسے
اپنے حال پہ جو پریشاں ہے

اسی کا سلامت عشق رہا ہے
جس بشر کا کامل ایماں ہے

## (۱۵۴) شادی

اُجالے لباس میں ملبوس لوگ نہلانے آ گئے ہیں

ہم ہنستے ہیں من میں ڈھولے موسم سہانے آ گئے ہیں

آج ہماری شادی ہو گی کوئی ہنسے گی کوئی روئے گی

خوب رُلائیں گے عالم کو ساجن رُلانے آ گئے ہیں

آج نہ ہم سے بات کرو گے پردے میں ملاقات کرو گے

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے ڈولا اُٹھانے آ گئے ہیں

ہاتھوں میں اپنے مہندی لگی ہے آنکھوں میں کجلا خوب سجا ہے

آج دُلہن کو احباب طریقت خوب سجانے آ گئے ہیں

کل تک ہم سے دُور رہے ہیں جن کی خاطر غم سہے ہیں

شاہ رگ سے ہوتے دل میں اترے دل کو لبانے آ گئے ہیں

---

## (۱۵۵) ولادت اور موت

| | |
|---|---|
| ولادت اک پیغام ہے آخر موت کا | ذائقہ ہر اک چکھتا ہے بشر موت کا |
| اچھی موت یہی ہے کہ موت سے پہلے مرنا | چند لوگ پاتے ہیں یوں اثر موت کا |
| ہر روز ہوتا ہے جو حساب موت کا | عقبےٰ میں ہے اچھا اجرِ اکبر موت کا |
| غافل نہ ہو بندہ خدا کی یاد سے | یادوں سے ملتا ہے اچھا ثمر موت کا |

مہتاب و شب دیں جو اک خبر موت کی　　آدمی کو گھیرے اک دن بھنور موت کا
خیال سے تیز تر رفتارِ موت ہے　　خوف دل کو دیتا ہے تصوّر موت کا
سر کے قریب موت کا فرشتہ ہو مسکن　　دیکھتا ہے ہر لحظہ یہ امر موت کا

---

## (۱۵۶) کربلا

تصوّر میں ذرا لاؤ جو نقشہ کربلا کا
تو یاد آتا ہے حوصلہ جانِ مجتبیٰؑ کا

حضرت خلیلؑ کے خواب کی تعبیر نکلی
خدا نے دے دیا صلہ وعدہ وفا کا

خونِ جگر علیؓ کے قرباں ہوئے تھے
جیسے ہوا تھا جگ سارا دیکھتا تھا

سرِ تسلیم خم ہوئے جو مزاج یار میں آیا
معصوم اکبر! شہید اصغرؑ اور دیگر شہدا کا

باطل کی تائید نہ کی شانِ ایماں کی لاج رکھی
بہتر تنِ سرمد کیا مجسّمہ تھے صدق و صفا کا

وہ انتہا تھی یا کرب و بلا تھی
زباں اب رک گئی ہے عجب ہی ماجرا تھا

سرِ حسینؓ کٹا ہوا چڑھایا گیا جو نیزے پر
پکارتے اِلاَّ اللہ پھر بھی کیا اک معجزہ تھا

## ۱۵۷ شانِ سرمدی

علیؓ بابِ کرم کو کھولتے ہیں نام حیدرؓ کرّار کا لے تو بھی
علیؓ ذاتِ مظہرِ حق مولا! پڑھ کے دیکھ ذرا حدیثِ قدسی
اسرارِ نبوّت کے واقف علیؓ مستانوں کے مجذوب علیؓ
دینِ ابراہیمی کے وارث علیؓ سب مومنوں کے محبوب علیؓ
آسرا حیدری جس کو ملا مختارِ کُل سے وہ جا ملا
محمد کے ملنے پہ خدا ملے کیسی ہے یہ بندہ پروری
علیؓ با انبیا! و با اولیا! علیؓ کرم نوا و حق نما
ہر مقام پہ ہے جُود و سخا! کامل ولی کو ہے یہ برتری
علیؓ عارف! علیؓ غالب! مطلوبِ کل طالب بھی ہیں
اسد اللہ! ید اللہ! وجہ اللہ سرمدی ہے شان حیدری
لَا فَتیٰ اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار
ہر زمانے میں چمکی ہے علیؓ کی ہی سروری

○

## (۱۵۸) روشنی کے مینار

بڑی شان بزرگوں کی بڑی عظمت ان کی ہے

ہیں سارے جہاں ان کے کیا شہرت ان کی ہے

ذکر و فکر ان کے کیا خوب نرالے ہیں
خوشبو ہے سانسوں میں کیا فطرت ان کی ہے

ڈرتے نہیں مرنے سے مر مر کے جیتے ہیں
جامِ کوثر پیتے ہیں کیا عادت ان کی ہے

منزل ہے قدموں میں بڑے اعلیٰ مراتب ہیں
کرتے ہیں یہ دل زندہ بڑی کرامت ان کی ہے

دمِ عیسیٰؑ رکھتے ہیں یدِ بیضا ہے ان کا
پیروکار بڑے ان کے خاصی رعیت ان کی ہے

پابند ہیں شریعت کے سمجھیں جو حقیقت کو
ہر روز سخاوت ہے جو طریقت ان کی ہے

سرکارِ دو عالمؐ بھی کرتے ہیں فخر ان پر
ہوتی نہیں بیاں مجھ سے جو سیرت ان کی ہے

○

## (۱۵۹) سُپر پاور

رب کو ہم بھلائیں کیسے جو رزق اچھا دیتا ہے
وہ ہزاروں نعمتیں دے روح کو غذا دیتا ہے

ہر ہی پالنے والا ہر اک کا رکھوالا ہے
اچھے اچھے کاموں کی اچھی جزا دیتا ہے

کہاں سے کہاں تک انساں کو لے جاتا ہے
جیسی جیسی ذہانت ہو ایسے خدا دیتا ہے

من کی دولت وہی دے تن کی دولت دیتا ہے
دولت کے خزانے یارو بے بہا دیتا ہے

وہ سب کا پاور ہے وہی سُپر پاور ہے
نُور کے مانگنے والے کو وہ ضیا دیتا ہے

عُمدہ نادر ہے ہر شے اس کی جو زمانے میں
عُمدہ سے عُمدہ تر عطا پہ عطا دیتا ہے

داد خدا کی ملتی ہے مانگنے والوں کو اکثر
خوش بخت لوگوں کو کرم مانگے سوا دیتا ہے

## (۱۶۰) رُوح کی حقیقت

ذکرِ خدا ہے غذا رُوح کی
ساز لطیف ہے شفا رُوح کی
عقبےٰ میں ہے بقا رُوح کی
حقیقت ہے امرِ خُدا رُوح کی

رُوح سے جسدِ خاکی میں دم ہے
رُوح سے ہر شے باقی میں دم ہے

رُوح خدا کی امر ذات ہے
رُوح ہی جو باصفات ہے
رُوح اک خدا کی کرامت ہے
رُوح جو بابرکات و حسنات ہے

رُوح کا سارا کھیل ہے نیارا
کرمؔ اتصال کا میل ہے نیارا

رُوح مسعود و مسرور ہے یارو
رُوح ہی صاحب سرور ہے یارو
رُوح حقانی نوُر ہے یارو
رُوح کا سب ظہور ہے یارو

وحدت میں رُوح اک رہا ہے
کثرت میں بھی اک رہا ہے

مِٹ گئی تو اَللہ ھُو
کہنے لگی پھر تُو ہی تُو
پیشِ امام ہو رُو برُو
جانِ جاں ہے ہُو بہُو

گورکھ دھندا رُوح کا ہے یہ
سب یہ پھندا رُوح کا ہے یہ

رُوح کا رُوح سے جوڑ رہا ہے
کوئی جوڑے کوئی توڑ رہا ہے
ابدی رشتہ رُوح کا رب سے
جس سے انساں دوڑ رہا ہے
ہمیں مقصد ہے ہُو سے لیکن
رُوح ہُو سے ہم رُوح سے ممکن

---

## (۱۶۱) ذاتِ حق

پیر پرستی میں مجھے ذاتِ حق مِل گئی
گوہر نایاب ملا کلی دل کی کِھل گئی
باخبر دل کو کیا اِک نگاہِ پیر نے
ذاتِ مولا سے ملایا مجھ کو دستگیر نے
بڑے مزے لوٹتے ہیں پیر کی اطاعت میں
ذاتِ حق کا دخل ہے پیر کی شفاعت میں
شانِ کثرت میں دیکھی شانِ وحدت پیر کی
مظہر نور خدا ہے بالکل عظمت پیر کی
پیر پیر کرتے کرتے کرم کو حق مِل گیا
کرامت ہے یہ پیر کی کہ غنچۂ دل کِھل گیا

# (۱۶۲) عنائیت

سر قدموں میں رکھا ہے پیشانی دیکھتا ہوں
اے مولا تیرے جلوے رحمانی دیکھتا ہوں

ایسے لبے ہیں دل میں محسوس یوں ہُوا ہے
اب نقشِ پائے آقا روحانی دیکھتا ہوں

سر قدموں سے اٹھے نہ جو لطف مِل رہا ہے
کیسے کہوں بڑھاپا جوانی دیکھتا ہوں

یہ ہے نماز مری جو سَر ہے پائے ساقی
سر سرفراز تیرا لاثانی دیکھتا ہوں

کیسے کروں عبادت کیسے کروں ریاضت
بس عاجزی میں گرنا قُربانی دیکھتا ہوں

تیرے غوث پاکؓ کی ہے جو کرم پہ عنائیت
ہر فیض تیرا آقا جیلانیؒ دیکھتا ہوں

○

# قادری نقیبی سلسلہ

(۱۶۴)

قادری و چشتی و جہانگیری سلسلہ
ہے سُنّت پیارے نبیؐ کی نقیبی سلسلہ

مرید سرشار ہیں عشقِ الٰہی میں
شرابِ عشق و معرفت حبیبیؐ سلسلہ

قُربِ الٰہی کا راز ہے صراطِ مستقیم
رحیمی سلسلہ ہے کہ کریمی سلسلہ

عاشقوں کی مراد طالبوں کی آرزو
عرب و عجم کا نشاں ہے قریشی سلسلہ

حضورؐ کے نقشِ قدم بحرِ تصرف و علم
لَآ اِلٰہَ کی شمشیر ہے عربی سلسلہ

قطب و ابدال و ولی بے حساب ہیں
فیض قطبِ علٰے کا ہے جیلانی سلسلہ

ہے شانِ عاشقانِ رسولؐ عربی
نقیبی سلسلہ ہے کہ حبیبیؐ سلسلہ

○

## (۱۶۴) فیض جہانگیری

تیری راہبری سے خدا مل گیا
محبت کا مجھ کو صلہ مل گیا

نگاہِ کرم تیری جس پہ پڑی
منوّر سا اس کو دیا مل گیا

بڑی راس آئی غلامی تیری
غلامی کا مجھ کو مزا مل گیا

عطا تو مجھے بہت کچھ ہوا
جو غوثِ زماں اولیاء مل گیا

مسرت مجھے آج کیسی ملی
خدا کا مجھے دلرُبا مل گیا

فیض نقیبی ہے فیض جہانگیری
جسے بھی ملا ہے خُدا مل گیا

---

## (۱۶۵) حق کا دیدار

حق کا دیدار ہیں خواجہ نقیب اللہ شاہ
کرم کی سرکار ہیں خواجہ نقیب اللہ شاہ

جس نے دیکھا آپ کو دیکھے وہ آپ کو
کیسے دلدار ہیں خواجہ نقیب اللہ شاہ

مظہرِ نورِ خدا ہیں پیر کا سلسلہ اہما
بخششوں کی سار ہیں خواجہ نقیب اللہ شاہ

اللہ اللہ یا محمد اللہ اللہ اللہ
مالکِ دربار ہیں خواجہ نقیب اللہ شاہ

اِک نسخہ لَا اِلٰہ کا کاری ضرب دیں
روزِ ازل کا پیار ہیں خواجہ نقیب اللہ شاہ

کعبۂ دلِ عاشقاں اور سکونِ قلب ہیں
لاکھ دلوں کا قرار ہیں خواجہ نقیب اللہ شاہ

# نورِ حق

(۱۴۶)

طُفیلِ احمدؐ نُورِ حق جو فیض نازل ہوتا ہے
دیدارِ حق جو بخشے وہ پیرِ کامل ہوتا ہے

اِک نقطہ سے ہزاروں حل ہوتے ہیں مسائل
مِل جاتے ہیں جواب جب کرم شامل ہوتا ہے

ہزاروں پھرتے دیکھے ہیں دُنیا میں مفلوجِ حال
مِل جاتی ہے شفا جب حق نازِل ہوتا ہے

ہر گھڑی دشمن لگے ہیں آدمی کے ساتھ ساتھ
ہر دشمن ہر گھڑی ہر لحظہ حائل ہوتا ہے

صحرائے اعظم میں تو ہیں بڑے ہی اژدھا
لپیٹ میں لے لیتے ہیں جو دُورِ ساحل ہوتا ہے

جو رکھتے ہیں تمنّا بحرِ حق سے ہیروں کی
مار دیتے ہیں چھلانگ خوف زائل ہوتا ہے

## راہنمائی

(۱۶۷)

جسے چاہے وہ سیدھے رستے پہ لگا دے
جسے چاہے وہ کملی والے سے ملا دے
نہ چاہے جسے دُور اس کو رکھے
جسے چاہے وہ اپنا ہی بنا لے
نہ چاہے جسے اکڑ میں ہی رکھے
جسے چاہے وہ چوکھٹ پہ گرا دے
نہ چاہے جسے اندھیروں میں ڈالے
جسے چاہے وہ جلوؤں کو دکھا دے
جسے چاہے وہ گنجِ فیض بخشے
خزانے علم و ہنر کے بے بہا دے
جسے چاہے قریب اس کو رکھے
کرم سے پھر عُروج پر پہنچا دے
جسے چاہے وہ پھیرے پہ لگائے
جسے چاہے وہ بستر پہ لٹا دے
جسے چاہے وہ کرم سے نوازے
جسے چاہے وہ رازداں بنا دے

## (۱۰۸) کرم نوازی

کرم نوازی آقا کی جلوہ نظر آنے لگا
یار کی چوکھٹ پہ اب کعبہ نظر آنے لگا

سر ہے پائے ناز پہ ہو گئی ادا نماز
عجب خاکسار کو سجدہ نظر آنے لگا

جو ہوا دیدارِ حق ہو گیا ہے کرم خوب
صورتِ یار میں اللہ نظر آنے لگا

تیرے کرم کی بات ہے کافی عنایت ہو گئی
کہکشاں میں تیرا ہی رستہ نظر آنے لگا

مرحبا! صد مرحبا اتری بقا ہے مرحبا
کرمؔ کو کچھ اور اب خواجہ نظر آنے لگا

# (۱۶۹) یار کی چوکھٹ

کیا کہوں کیسے ملی چوکھٹ مجھے یار کی
یار سے ملنے کے بعد دولت ملی پیار کی

کوئی مہرباں جب ہوا تو لے گیا مجھ کو وہاں
دیکھ کر اِک یار کو جھلک پائی دیدار کی

طلبِ دید جو رہی زندگی بھر مجھے
حُسنِ یار دیکھ کر لطافت پائی بہار کی

عنائتیں ہونے لگیں تو پیار بھی بڑھنے لگا
عشق میں ہر حال کرم لذّت پائی اقرار کی

شوقِ حق پرستی جو رچ گیا من میں مرے
کی پرستش ذاتِ مولا دیکھی صورت یار کی

یار کی تعلیم نے عمل کو جو رنگ دیا
عقیدت آخر اور بڑھی یار سے گنہگار کی

راضی بارضا کیا جو اپنے حق میں کر دیا
کُفر و ظلمت دُور کر گئی اک نظر سرکار کی

○

# (۱۶۰) چشتی سلسلہ

اصفیا کرام کا چشتی سلسلہ خواجہ معینؒ سے چلتا ہے
محفل کے آداب ہیں نرالے عین یقیں سے ملتا ہے

چشمِ بینا ہو تو دیکھے قلبی کیفیت کو بھانپے
رنگ محلوں کا سیدھا رستہ بیٹھے مکیں سے ملتا ہے

جلی ضربی! خفی ضربی! بن ضربوں کے بھی ہوتا ہے
افضل ذکر لَا اِلٰہ کا روشن جبیں سے ملتا ہے

دارالفنا سے گزر کے آگے دارالبقا تک رسائی
جامِ کوثر کا یہ ساغر نظرِ حسیں سے ملتا ہے

حضرت علیؓ سے چلتا ہے سرکارؐ مدینہ سے چلتا ہے
امام حسینؑ سے ملتا ہے زین العابدینؑ سے ملتا ہے

وجد و رقعت طاری ہے رُوحی ذکر کہیں جاری ہے
ملے جہاں غنیمت ہے یہ فیض کہیں سے ملتا ہے

## (۱۷۱) خواجہ کی گلی کا گدا

جو خود کو خواجہ کی گلی کا گدا سمجھتے ہیں
دنیا کے رنگ و محل وہ کیا سمجھتے ہیں
خدا کے نور کا عرفان انہیں کو حاصل ہو
جو لوگ اب عظمتِ اولیاءؒ سمجھتے ہیں

ہمیشہ منزلیں رہیں رواں دواں ان کے آگے
شاہِ اُمم کو جا بجا جو راہنما سمجھتے ہیں
جہاں میں چین ملے کہاں انہیں یہاں
جو لوگ نقیب آباد شریف کو دارالشفا سمجھتے ہیں

ہر اولیاءؒ انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھیں
شاہِ نقیب کو جو اپنا پیشوا سمجھتے ہیں
مجھے اوروں کی مدد ہرگز نہیں درکار
مرے پیشوا مرا ہر مُدعا سمجھتے ہیں

شاہِ نقیب کی محبت عین الفت ہے خُدا کی
جو یوں کرم سمجھتے ہیں وہ بجا سمجھتے ہیں

○

# مُدّعاءِ دل

(۱۶۲)

مرے دل کی بات مرے پیشوا سمجھ گئے
مرے پیشوا مرا ہر مُدّعا سمجھ گئے

جو سانس نکلے خُدا کی یاد میں
وہ سانس ہم باخُدا سمجھ گئے

کم ظرف لوگوں نے نہ سمجھا انہیں
ہم تو اِنہیں کامل راہنما سمجھ گئے

ہمیں سکوں ملا انہی کی یادوں میں
سکونِ قلب کی ہر دَوا سمجھ گئے

اِن سے ہمیں کتنا فیض مِلا
فیضِ حضوری کی انتہا سمجھ گئے

اِن کی ہم پہ ہوئیں کتنی عنائتیں
ہر عنائیت ان کی ہم عطا سمجھ گئے

یوں نوازشوں کا کیسے کریں شُکر ادا
ہر قدم پہ اِن کا کرم بھلا سمجھ گئے

## (۷۳) فوجداری مقدّمہ

لفظی معانی نہ سمجھ آئیں تو حیرانی کہاں
واضح جو ہو حقیقت پھر پریشانی کہاں

عطا کر دے خُدا جو عقلِ سلیم
یہ کرم کی بات ہے رام کہانی کہاں

مخفی راز پیار کا اِک دل ہی ہے
کرم سے کُھلتا ہے راز بات پُرانی کہاں

کرمؔ کا پیشوا کامل اِک وکیل ہے
مُقدمہ فوجداری ہے کیس دیوانی کہاں

بات تو یہ صاف ہے سمجھنے کی بات ہے
حق میں باطل نہیں دُودھ میں پانی کہاں

○

## (۱۷۴) اتحادِ مُسلم

کون و مکاں کا وارث ہے مہرباں ہمارا!
دونوں جہاں کا والی ہے پاسباں ہمارا

ہرگز نہ مٹ سکے گا دنیا سے نو پرچم
کلمے سے لکھا گیا قومی نشاں ہمارا

اتحادِ مُسلِم ہی ہے رحمتِ الٰہی
ٹوٹے نہ دشمنوں سے عہد و پیماں ہمارا

عزّت کے پاسباں ہیں تعلیم یہ ہماری
تسلیم و رضا ہے آخر جو عنواں ہمارا

آئینِ حقیقی نہ دب سکے گا آخر
مُدّعاءِ زندگی ہے اِک قُرآں ہمارا

## (۱۷۵) اپنا وطن

ہمیں لوگوں کی الفت اپنے وطن سے
گلوں سے ہو الفت چمن چمن سے

وطن کی ہر شے بھاتی ہے سب کو
اپنے وطن میں رہیں لوگ امن سے

امیر یا غریب ہوں یہ سب کا وطن ہے
سب کا تعلق ہے اس کے دامن سے

وطن میں سبھی ہیں مصروف لوگ
کریں کام و کاج سارے لگن سے

مرے مولا رکھنا وطن کو سلامت
کبھی حُب نہ نکلے کسی کے من سے

# (۱۰۶) حُبِّ وطن

مرا دل اپنے وطن کی اک حُبِ مامتا ہے
ہر بات مرے دل کی مرا رب جانتا ہے
لوگوں سے کیا میں مانگو! مانگوں گا اپنے رب سے
تیرے لطف و کرم کی کرم بھیک مانگتا ہے
میں غلامِ مصطفےٰ ہوں میں جانِ مجتبےٰ ہوں
نہ آگ کا خطر ہے نہ کوئی اور چِنتا ہے
یارونق دل کو گلزار کر دیا ہے
اب جسدِ خاکی کا مری روح کا سنگتا ہے
جو بھی یقیں کرے گا حق موت پہ مرے گا
خدا کو اصل میں جو مُحب پہچانتا ہے
یہ ہے کرم پیشوائی بھلی لگے جو خُدائی
اپنے وطن کی حقیقت اک مُحب جانتا ہے

میدانوں گلزاروں! کہساروں سے پیار ہے
حُبِّ وطن یارو یہ اک حُبّ جَنتا ہے

○

## (۱۷) محنت کے پھل

خشک اور پیاسی مٹی مرے وطن کی اب نہیں
ابرِ کرم سے محرُوم مٹی وطن کی جب نہیں
کیسے لہراتے ہیں کھیت دیکھو یہ دہقانوں کے
محنت مزدوری کے صِلے ہیں حوصلے یہ انسانوں کے
لگن سے جب کام کروگے فکر سے اچھا ہوگا
اپنے لئے بھی نفع ہے اوروں کا بھلا ہوگا
جُدا جُدا پیشہ ورانہ شوق سے کام ہوتا ہے
بیکار رہنے سے نہیں کاج میں نام ہوتا ہے
اللہ سب کو دیتا ہے جتنی جتنی محنت ہو
محنت کا پھل دولت ہے دولت میں عزّت ہو
دولت خوُب کما لو سب اپنے وطن کی خاطر
جان و دل قرُباں کردو پاک چمن کی خاطر
سب مل کر بھر دینا یارو ملک کے خزانے کو
ہر شے پاک وطن میں ہے خبر نہیں زمانے کو

# (۱۲۸) پاکستان

رہتی دُنیا تک رہے ہر آنِ پاکستان
گُلشن گُلشن، چمن چمن ہے شادمانِ پاکستان

پاکستان کی مٹی سے عرب کی خوشبو آتی ہے
چین و افغان و ایران ہیں جانِ پاکستان

خونِ جگر کا دے دے کر پاکستان کو پالا ہے
کامل دلیوں سے بھرا ہے چمنستانِ پاکستان

پاکستان کے سارے خطے خُدا کرے متحد رہیں
صبر و استقلال سے بڑھے شانِ پاکستان

پاکستان کی فوج بہادر یہ مزدور و دہقان
لاج پوری قوم کی ہے ہر جوانِ پاکستان

قائدِ اعظمؒ کی نشانی عطیۂ ربانی ہے
قائم رہے یوں مسلمانی ہر میدانِ پاکستان

کرمؔ پاکستان کو داد زمانہ دیتا جائے
ہیرے موتی لعل جواہر ہیں کوہستانِ پاکستان

## (۱۷۹) مُحبّ وطن

جان دے سکتا ہوں میں قرآن کی خاطر
امان دے سکتا ہوں میں رحمٰن کی خاطر
مُحبّ وطن ہوں آخر سچوں کا حامی ہوں میں
جان و دل قرباں ہیں جانِ جاں کی خاطر
جمیعتِ اسلام کی میں آن بان ہوں
تن من دھن حاضر ہے ہر مسلمان کی خاطر
مری جانثاری ہے بس قوم کی خاطر
کیا لوگ کر جاتے ہیں حاصل عرفان کی خاطر
تن کر مقابلہ ہے دشمن کے سامنے ہوں
حاضر ہے مری جان ہر طوفان کی خاطر

آوازِ حق کا ہے مجھے انتظار ابھی
سینہ سپر نقیبی ہوں پاکستان کی خاطر

(۱۸۰)

## قوم کا بچّہ

ابّو امّی کی دولت ہوں میں پاکستانی ارماں ہوں
پوری قوم کی عظمت ہوں میں پاکستانی نشاں ہوں
اپنے وطن کی خاطر میں اپنی جاں قرباں کر دوں
لوگوں کے دل موہ موہ کر حبِّ وطن عیاں کر دوں

قول و فعل یکساں کرنا مشکل کام بڑا ہے یہ
پاکستان کی خاطر کرنا آخر انعام بڑا ہے یہ
جو کہتا ہوں کر دوں گا رب توفیق جو بخشے گا
فضل و کرم کافی ہو گا رب تحقیق جو بخشے گا

دولت ہوں سرمایہ ہوں قوم کا بچہ مایا ہوں
ملک کی خاطر کام کروں گا علم کو لے کر آیا ہوں
آج کا بچہ کل ہو باپ آج ہے نوکر کل سرکار
ذمہ داری بڑھتی جائے کام سے رکھو سروکار

## (۱۸۱) قوم کا پاسباںؔ

صدقِ دل سے جو کام کئے تو پابندِ قرآں رہا
اپنی جاں کا فردِ محافظ قوم کا پاسباں رہا

دل میں جو رکھے خوفِ خُدا ! خدمتِ خلق میں رواں دواں
ظاہر و باطن میں یکساں روی سچا جو مسلماں رہا

پاک وطن کے سارے حامی یکتا و ہمتا رہے
پاکستان کا بچہ بچہ ذی شعور انساں رہا

گہوارہ بنا مسلم کا پاکستاں ہمارا یہ
پُورے عالم کا یہ آج مرکزی نشاں رہا

ہندُو ! مُسلم ! سِکّھ ! عیسائی سبھی اسی کے ہوئے شیدائی
نیک نیت پہ جو یاں آیا اس کی روح و جاں رہا

اب تو اس کی شہرت یارو پُورے عالم تک پہنچی
اس کو طوفانوں کا کیا ڈر اللہ جو نگہباں رہا

ولیوں کے جہاں تخت رہے ہیں مُسلم وہاں خوش بخت رہے ہیں
سب کی دعاؤں کا حاصل اک پائندہ پاکستاں رہا

○

## (۱۸۲) پاکستانی پرچم

سبز پرچم پاکستانی بڑی ہی ساروں والا ہے

اپنے وطن کا ہر خطہ بڑے گلزاروں والا ہے

داتا علی ہجویریؒ، بابا فریدؒ حضرت نقیبؒ کا پرچم ہے

سبز گنبد نشاں اس کے بڑے درباروں والا ہے

بارونق ہر قصبہ اس کا طول طول تک شاہراہیں

ندی نالے آبشاریں خوبصورت شہروں والا ہے

ملک وملت کا یہ پرچم غیوروں کی جان رہے

موج میں ہیں دریا اس کے بڑے سمندروں والا ہے

اپنے پاک وطن کا جھنڈا بلندی پہ سدا رہے

طوفانوں کو یہ مڑ دیکھے سدا بہاروں والا ہے

بخت اجاگر پاک وطن کے سبز علم جو پایا ہے

سپاہی اس کے نقیبی ہیں بڑے مقدروں والا ہے

سب کو نصیب جو مستی اپنے وطن کی تا عمر

پاکستان کا پرچم تو خضری عمروں والا ہے

بابِ کرم کر بابِ فضل، افضل سے یاں افضل ہیں
پاک وطن کا ہر ستارہ اچھے برجوں والا ہے

پوری قوم کا ارماں یہ سب قائدوں کا ارماں ہے
پاکستان کا بچہ بچہ نیک ارادوں والا ہے

نظر خدا کی اس پر ہے اللہ اس کا محافظ ہے
شرقاً غرباً دھاوا اس کا بڑے زوروں والا ہے
دشمن کی نہ لگے ہوا پاکستان کے پرچم کو
ہر سانس محبِ وطن کا بڑی دعاؤں والا ہے

کرم اپنے وطن کا اک فرد سپاہی خادم ہے
عقبےٰ میں کچھ پائے گا بڑے ارمانوں والا ہے

# آرمڈ کور

(۱۸۴)

آرمڈ کور کا افسر و جواں عزّت قوم کی رکھے

کالی ٹوپی وردی پہ خوب جواں کو سجے

بکتر بند رسالہ فوج ! آرمڈ کور کو کہتے ہیں

اس کے جواں خوبصورت صاف ستھرے رہتے ہیں

گھُل مِل کر اتفاق میں رہیں آرمڈ فوج کے جیالے

افسر و جواں دیکھے ہیں ہر یونٹ کے متوالے

کہساروں کے گھوڑے اور صحراؤں کے راہی

سرحدوں کا پہرا دیں مل کر سب سپاہی

صفِ اوّل میں لڑتے ہیں سولجرز آرمڈ کور کے

ٹینک گن چلائیں خوب یہ جدید دَور کے

اعلےٰ ڈسپلن دیکھا ہے آرمڈ کور میں یارو

فوجی جواں بے مثل ہیں جو اس دَور میں یارو

کیولری کی یونٹوں میں کچھ دن اپنے گزرے

زندگی کے جو دن گزرے ، بڑے ہی اچھے گزرے

ٹینک ہمارے عظمت بن کر ہر باڈر پہ گئے

حقیقت کو بھارت نے مانا کہ ہم کیوں نہ مانے

## (۱۸۴) پاکستانی عسکری

نیک ارادوں والے فوجی سارے پاکستان کے
فوجی اپنے جیالے ہیں پیارے پاکستان کے

عسکری یہ سرفروش جاں نثار کریں مرحبا صد مرحبا
نگراں ہیں ہر خطّے کے فوجی ہمارے پاکستان کے

اپنا اپنا رول کریں فوجی مشقیں روز کریں
رہتی دُنیا تک چمکیں یہ ستارے پاکستان کے

برّی فوج یا بحری ہو ہوائی ہو ملٹری ہے
ٹینک معیاری پاکستانی طیّارے پاکستان کے

وُسعتِ پاکستان بہت ہے پاک فوج کی شان بہت
کابل و ایراں چین تک ہیں کنارے پاکستان کے

پاک فوج کو سلوٹ کرتم نے بھی کیا ہے
اللہ سلامت رکھے فوجی نیارے پاکستان کے

○

## (۱۸۵) خطاب بہ پاکستانی عسکری

فوج ہے کہ موج ہے قدم بڑھائے چل
اپنے وطن کی مٹی سے دِل لگائے چل
قوم کو ناز ہے تیری جرأت پر
کرتب اپنے ہنر کے تو دکھائے چل
نظم و ضبط کا مظہر با اعتماد فوج ہے
عزت و آبرو کا تو علم اُٹھائے چل
پیارے پاکستان کے محافظ فوجی ہیں
پاکستان کی شانتی کو بچائے چل
اپنے فن میں جواں مہارت پیدا کر
آن بان اپنی تو خود بنائے چل
قدم تیرے زمیں پہ نظر ثریا تک
شادیانہ مسرت کا تو بجائے چل
جُگ جُگ جیئیں دیس کے جیالے فوجی بھائی
بہادر فوجیوں کے کرم گیت گائے چل

## (۱۸۶) ہمارے شعرأ

اقبالؔ! داغؔ! غالبؔ کیا شاعر ہمارے ہیں
کلام ہیں حلاوت ثریّا کے ستارے ہیں

حلیف ہیں مولا کے: جلالی جمالی ہیں
ضمیر جگاتے ہیں الفت کے انگارے ہیں

میاں محمدؔ! حضرت باہوؒ، بُلھے شاہ قصوری
معرفت کے حسیں گوہر کتنے پیارے ہیں

ترجمانِ حقیقت ہیں یہ طیّور آسمانی ہیں
ہے چمک دمک کیسی الفت کے شرارے ہیں

بھر بھر پلائیں ساغر جامِ اشعار کیسے
بخشیں یہ روح کو قوت دلوں کے سہارے ہیں

عِلم ادب سے طبیعت سرور ہوتی ہے اکثر
اسرارِ خودی کے رموز یہ قدرت کے نظارے ہیں

درجات بلند ہوں اُدبا کے کرمؔ کی دعا ہے
اِنشا پردازوں نے ہم پہ احسان اُتارے ہیں

## (۱۸۷) شام و سحر

رُت بدلتی رہتی ہے یوں سماں بدلتے رہتے ہیں
تخت و تاج رہیں مگر سُلطان بدلتے رہتے ہیں

زمانہ بدلتا جائے یوں سال بدلتے رہتے ہیں
قرآں کبھی نہ بدلے گا فُرقان بدلتے رہتے ہیں

ضرورت کے تقاضوں پر دستور بدلتے رہتے ہیں
ماضی حال میں بدلیں انسان بدلتے رہتے ہیں

اپنے اپنے محور میں ستارے چلتے رہتے ہیں
شام سحر میں بدلتی ہے ارمان بدلتے رہتے ہیں

اُلفت کا اظہار کرم حقیقت پہ مبنی ہے
تحریرِ قلم ہے جُدا جُدا دیوان بدلتے رہتے ہیں

○

## (۱۸۸) با ادب بامراد

با ادب ہو کے رہ یہ آستانِ یار ہے
نازِ جبیں ہے کہ یہ دل کا قرار ہے

غافل نہ ہو اے دل بامِ منزل کو دیکھ
کامیابی ہے تبھی جو یاد برقرار ہے

## (۱۸۹) جلوہ نمائی

نورِ ظہور ہو جائے گا جلوہ نمائی میں آ کے دیکھو
اسمِ محمدؐ پیارا ہے کتنا گہرائی میں ذرا جا کے دیکھو
توحید کے یہ دریا بہائے رسالت کا یہ رنگ چڑھا کے
پیارے نبیؐ کی اُلفت میں دل کسی سے لگا کے دیکھو

## (۱۹۰) غرور کا سر

پُل صراط ہے یہ دُنیا یاں سنبھل سنبھل کر بندے چل
اتنا زیادہ نہ اُچھل حد سے اپنی نہ نکل
اکڑ مغروری کو چھوڑ کان نفس کے مروڑ
دانائی و حکمت سے غرور نفس کا ہی توڑ
موذی دشمن نفس امارہ اے کرم پہچاننا
اعتبار کبھی نہ کرنا دشمن اس کو جاننا

## (۱۹۱) دشمن اور دوست

کہنا مان کے دشمن کا قدم نہ اٹھاؤ یار
اپنے دوست بیلی سے دشمنی نہ بڑھاؤ یار

اپنے دوست کو پہچانو دوست کو اپنا دوست جانو
اچھی بات کہے جو دوست فوراً بات اس کی مانو

اپنے دوست رب سچے سے دوستی کو نبھاؤ
رب اسی کو یاد رکھو جس کا رزق روز کھاؤ

## (۱۹۲) جھوٹ کے پاؤں کہاں

دن کو کہیں جو رات ہے ان کی بھلا کیا بات ہے
جھوٹ کے ہیں پاؤں کہاں یوں کہیں کہ رات ہے

ہر بات میں ہو اختلاف دودھ کو دیں کالا رنگ
بات کا جواز کہاں نہ نفس جن کا مات ہے

## (۱۹۳) یہ جہاں وہ جہاں

ابتدا کہاں سے انتہا کہاں ہے
یہ جہاں بھی تو وہی اِک جہاں ہے

وہی زمیں ہے اب تک وہی آسماں ہے
حقیقت مظہر ہے جا بجا نظر کا گماں ہے

## (۱۹۴) دولت کی ہوس

ہاتھوں سے اپنے دولت و زر نکل گئی
اچھا ہوا کہ دل سے اپنے ہوس نکل گئی

دن رات ہم مصروف تھے خدا سے بے خبر
اچھا ہوا کہ زمانے کی جو گردش نکل گئی

## (۱۹۵) نام کا مومن

گو مسلم ہوں لیکن میں دعویٰ نہیں کرتا
ایمان سلامت پہ جو میں تقویٰ نہیں رکھتا

بظاہر مسلمان ہوں مانا ہے یہ لیکن
بس نام کا مومن ہوں جو جلوہ نہیں رکھتا

## (۱۹۶) کلمے کی تاثیر

فقط تاثیر کلمے کی قلب بیدار کرتی ہے
دے دِل کو تپش ربانی! چشم آشکار کرتی ہے

نماز قائم ہوتی ہے زکواۃ ادا ہونے پر
عِلم بخشے یہ سینے کو جو رازدار کرتی ہے

## ۱۹۷ صداقت

صداقت کو اگر بندہ زندگی میں اک اپنا لے
رضائے الٰہی کو پہچانے وہ زندگی کا مدعا پا لے
وقت کے ساتھ اکثر جو تقدیریں بدلتی ہیں
مقدر میں جو لکھا ہو ہاتھوں سے وہ اٹھا لے

## ۱۹۸ اللہ کی مُحبّت

محبت اللہ کی مانگو لیکن یہ فقیروں سے
یہ دولت بادشاہوں سے نہیں ملتی امیروں سے
سینوں میں یہ پلتی ہے نگاہوں سے اُترتی ہے
مُرشد نے بتایا ہے جو ماتھے کی لکیروں سے

## ۱۹۹ ہَوَس کا حملہ

ہوس حملہ نہ کر بیٹھے بغاوت دل نہ کر بیٹھے
صنم کی یاد ہے دل میں عداوت دل نہ کر بیٹھے
نہ غیروں کا اسے پاس ہے نہ اپنوں کو یہ پرکھے
تیرا ابرِ کرم برسے شرارت دل نہ کر بیٹھے

## (۲۰۰) اللہ کا راز داں

دَر دَر سے دھتکارا گیا دَر دَر سے گالیاں
بڑائی میں اِبلیس بھی کیا سبقت لے گیا
خُدا کا راز داں جو آدم ہی ٹھہرا
ہُوا مہرباں خُدا تو آدم عظمت لے گیا

## (۲۰۱) غمِ اغراضِ دُنیا

اغراضِ دُنیا کا غم کھا رہا ہے
امیروں کا بھی سَر چکرا رہا ہے
جنّت بنائی تھی شدّاد نے یاں
دیکھ کر تُم انساں کدھر کو جا رہا ہے

## (۲۰۲) اُلفت کا رنگ

اُڑ گیا الفت کا رنگ ہَوس باقی رہ گئی
مُسلماں ہونے کی فقط رَوِش باقی رہ گئی
وہ پدری شفقت نہ رہی نہ وہ ماتا کا پیار
خونِ جگر نہ رہا اِک تپش باقی رہ گئی

## (۲۰۳) عاشقوں کے کھیل

وحدت کے دریا میں کھیلیں عاشق دیکھو
کثرت کے دریا میں کودیں عاشق دیکھو
عاشق لوگوں کو اے کرّم داد دو
باشریعت اباطریقت ہوتے ہیں عاشق جو

## (۲۰۴) عظمت کا نقاب

عشق میں اِک ٹانگ توڑ گئے ہیں
نقش و نگار بڑے چھوڑ گئے ہیں

رہتی دُنیا تک رہے گا نام ان کا
دلوں کو دلوں سے جو جوڑ گئے ہیں

نقاب عظمت کا یہ کیسے اوڑھے ہیں
دُنیا میں ہیں مگر ایسے لوگ تھوڑے ہیں

## (۲۰۵) طالبوں کی اقسام

دنیا کے طالب کو ہو طلب حشمت کی
عقبیٰ کے طالب کو ہو طلب جنّت کی
جو تارکِ دنیا ہو وہ طالبِ مولا ہے
مولا کے طالب کو ہو طلب حقیقت کی

## (۲۰۶) مناظرِ فطرت

جنہیں سمجھے کافر وہ مسلماں نکلے
جنہیں خوشحال دیکھا وہ پریشاں نکلے
مناظرِ فطرت ہیں عجیب و غریب
حقیقت میں سبھی تیری شان نکلے

## (۲۰۷) موذی مرض

اغراضِ دُنیا میں نہ ہو مبتلا کسی کا سَر
بُھلاتے ہیں خُدا کو طمع اور مال و زَر
مبرّا اس مرض سے ہیں بڑے خوش نصیب
جو اچھے ہیں اِدھر وہی ہوں گے باعزّت اُدھر

## (۲۰۸) امروز کے چکر

لطف اندوز ہوتے ہیں بڑے ہی لوگ خون پی کر انسانوں کا
یوں ہیں امروز کے چکر میں کیا ہوگا حشر دیوانوں کا
دن رات لگے رہتے ہیں یہ کر دولت اور بڑھائیں ہم
تجارت کریں یہ بندوں کی یوں سودا کریں حیوانوں کا

## (۲۰۹) پاک سرزمینِ وطن کی داستان

پاک سرزمینِ وطن کی داستاں سُنو
کرم کی زباں سے اِک بیاں سُنو
یہ زمیں ملی ہے ہمیں اپنے رب سے
یہی زمیں ہے پیوست عرب سے

## (۲۱۰) موت کا بندوبست

موت نے کیا کیا مرے لئے انتظام کر رکھا ہے
مری ہی بربادی کا تمام اہتمام کر رکھا ہے
اے فرشتو مری سادگی کی انتہا تو دیکھو
کہ خود اپنی موت کا بندوبست تمام کر رکھا ہے

## (۲۱۱) حضرتِ انساں کا گزر

کبھی مشکل سے کبھی آسائش سے گزرا
حضرتِ انساں کس کس آزمائش سے گزرا

بنی نوع انساں کو گزرنا ہی پڑا
کبھی آرام سے کبھی ستائش سے گزرا

ہر شے کو انساں سجائے رکھتا ہے
کہیں سے گزرا بڑی آرائش سے گزرا

کسی کو کفن بھی نصیب نہ ہوا
میت کسی کا بڑی آرائش سے گزرا

---

## (۲۱۲) فقیروں کی خدمت

خدمت کر فقیروں کی خدمت میں ہے سب کچھ
خدمت میں فقیری ہے عظمت میں ہے سب کچھ

خدمت کر بندوں کی بندگی میں رحمت ہے
خدمت میں دولت ہے دولت میں ہے سب کچھ

## (۲۱۳) اللہ کی حکمت

کافر کو دیکھتا ہوں میں کیمیا نظر سے
کیوں کفر یہ کرتا ہے نسبت کو نہیں پاتا

اپنے کو دیکھتا نہیں بھگوان تو کہتا ہے
تقدیر کا یہ مارا حکمت کو نہیں پاتا

---

## (۲۱۴) شریفوں کے رُوپ میں چور

رُوپ دھار کے شریفوں کا کئی گھر لُوٹیں
نادان انساں سے کیا کیا زر لُوٹیں

ایسے کافر نہیں کرتا حیراں ہیں ہم
لباس بشر پہن کر غُربا کے زر لُوٹیں

## (۲۱۵) جلوؤں کا دیدار

اچھے عملوں کی مجھے توفیق بخش اے خُدا
اچھے اچھے کام کروں قدم اپنے دو پار کروں
عشق اپنا تحقیق دے یہ کر بھلا اے خُدا
جلوؤں کا دیدار کروں بندوں سے تیرے پیار کروں

---

## (۲۱۶) خُدا کی یاد

خدا بھی یاد کرتا ہے جو بندہ یاد کرتا ہے
ہر جی یاد کرتا ہے فرشتہ یاد کرتا ہے
دل سے ہوں دُور وسوسے اِک نظرِ حَسیں سے
فیض ملے پیشوا سے مگر عینُ الیقیں سے

دل میں جب دُنیا کے ہزاروں بُت خانے ہوں
خُدا کو بھول جانے کے سبب یہی بہانے ہوں

## (۲۱۷) دُعا وطن کے لئے

مری دُعا ہے یہی وطن مرا سلامت ہو
ذکرِ خُدا یاں جاری ہو مسلم سدا حکومت ہو
ہو لباسِ فرنگ تو کیا دل مگر ہو با صفا
قلب پڑھے اِلاَّ اللہ کبھی نہ دل کو فرُصت ہو
جنتا وطن کی ہو خوشحال حکومت رہے لازوال
مُلک نہ ہو پامال طرفدار جو رعیّت ہو

---

## (۲۱۸) شوُم لوگ

دُنیا ہے سموُم یہ کرتی ہے مغموُم جو
آگے پیچھے دائیں بائیں رکھتی ہے ہجوُم جو

کبھی نہ سوچیں وہ کسی کی بھلائی
دنیا میں ہوتے ہیں لوگ شوُم جو

## (۲۱۹) عِلم و ہُنر کے ذخیرے

علم و ہنر کے ذخیرے درس گاہوں سے ملیں
سوچ و فکر کے گوہر بادشاہوں سے ملیں
ذہنوں کو شعورؔ! آنکھوں کو ضیاءُ و نورؔ ملے
تفکّر و تدبّر کے نشاں سیدھی راہوں سے ملیں

---

## (۲۲۰) دُعا بندوں کے لئے

الٰہی خیر گردانی بحقِ شاہ جیلانی
قطرے کو کرے دریا تیرے فیض کی روانی
تیرا تاج ہے سُلطانی تیرے جلوے ہیں حقّانی
فضل کر اپنے بندوں پر اے محبُوبِؒ سُبحانی
ہمّت دے تو بندوں کو اچھے اچھے عملوں کی
بھرم رکھ اپنے کرم کا اے محبُوبِؒ سُبحانی